**الحدیث**

کوئی دن ایسا نہیں جس میں نیک اعمال
اللہ کے ہاں (ذی الحجہ کے ابتدائی) دس
دنوں کے عمل سے زیادہ پسندیدہ ہو۔
[بیہقی: 3473]



دین کے کام میں آگے بڑھیے، رسالہ برائے ریکارڈ اپنے پاس محفوظ کیجئے اور دوسروں کو لگوا دیجئے یا کم از کم بتا دیجئے تاکہ وہ اس دینی، علمی تحفہ سے فائدہ اُٹھا سکیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

# حالاتِ حاضرہ کے اسباب، اور اُمّت کے لئے اہم پیغام

ازمدیر

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

ملکی حالاتِ حاضرہ سب کے سامنے ہیں، مگر اسباب ووجوہات پر بھی غور فرمایئے اور عملی علاج کے لئے فوری اقدامات جو بن پڑے کیجئے اور آگے یہ رسالہ یا یہ صفحہ بطور پیغام پہنچایئے، فارورڈ کیجئے۔

**اسباب** 1 فرائض وواجبات کو چھوڑ بیٹھے اور حرام ومکروہات کو لے بیٹھے۔ 2 گناہ عام ہوگئے۔ 3 گناہوں کو گناہ ہی نہیں سمجھا جاتا یا گناہ کو ہلکا گناہ سمجھا جانے لگا ہے۔ 4 گناہوں کے پھیلاؤ میں مسلمانوں کا تعاون بڑھتا جارہا ہے۔ 5 بے حیائی اور دیگر گناہوں کی روک تھام میں کوئی حصہ نہیں ڈال رہا ہے سب انقلاب کے انتظار میں بیٹھے ہیں (جو روک تھام میں حصہ ڈال رہے ہیں وہ بہت کم مقدار میں ہیں) یہ بھی ہمارے اوپر عذاب آنے کی وجوہات میں سے ہے بے حیائی، فحش گوئی میں ہر کوئی کسی نہ کسی درجہ میں مبتلا نظر آتا ہے بے حیائی کے خلاف خاموش رہنا بھی ایک درجہ کی بے حیائی ہے۔ 6 خفیہ چوریوں کا بازار گرم ہے (خفیہ چوریاں کیا ہیں؟ اس کے متعلق مضمون صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمایئے)۔ 7 جہاں سے چار پیسے ملنے لگتے ہیں وہاں شریعت کے سب مسائل کو دفن کردیا جاتا ہے۔ 8 بڑے بول عام بولے جاتے ہیں 9 انا کے چکروں میں واجبی تعلقات کو توڑا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

اب کرنا کیا ہے؟ **علاج وپیغام** 1 سب فرائض وواجبات، سنن مؤکدہ کو اپنانا ہوگا۔ 2 تمام حرام کاموں، باتوں اور مکروہ تحریمی امور سے بچنا ہوگا۔ 3 ہر مسلمان کو روزانہ (انفرادی طور پر) سچی توبہ کرنا لازمی ہوگا۔ 4 روزانہ ہر فرض نماز کے فوراً بعد (اور خاص خاص اوقات میں) اول آخر درود شریف پڑھ کر الحاح وزاری کے ساتھ اپنے لئے والدین، اساتذہ، بہن بھائیوں، بیوی بچوں اور مصیبت زدہ لوگوں کے لئے اور پوری امت کے لئے توجہ کے ساتھ دعا کی قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے خوب دعائیں مانگنی ہوں گی بغیر سستی وناغے کے۔ 5 ہر گناہ کو دل کی گہرائیوں سے مکمل گناہ ہی سمجھنا ہوگا۔ 6 ہر برائی اور ہر گناہ کے مٹانے میں حکمت وتدبیر سے اپنی حیثیت کے مطابق نہ صرف آواز اٹھانی ہوگی بلکہ خوب کوشش کرنی ہوگی۔ 7 عام خفیہ گناہوں اور چوریوں سے سب کو بچنا ہوگا۔ 8 خفیہ صدقہ وخیرات کرنے ہوں گے نیز غریبوں، یتیموں، بے سہارا اور مظلوموں کا خیال رکھنا ہوگا۔ 9 تنہائیوں میں گریہ وزاری کی صورت میں رو رو کر اپنے رب کو روزانہ منانا ہوگا 10 اپنی اپنی انا کو ختم کرکے بھائی چارگی، اتحاد، صلہ رحمی، یک جہتی کو اپنانا ہوگا۔ 11 ظلم کے خلاف اور حق کے مطابق آواز اٹھانی ہوگی ہمیشہ انصاف کا ساتھ دینا ہوگا اور صبر وشکر کے ساتھ دین پر استقامت اپنانی ہوگی شکوہ شکایت سے بچنا ہوگا تمام مسلمان مرد عورتیں بچے بچیاں بوڑھے جوان اِن سب باتوں کو (دوسروں پر ڈالے بغیر) خود عملی طور اپناتے جائیں تو نہ صرف یہ کہ حالات بدل جائیں گے بلکہ نسلوں کی نسلیں سدھر جائیں گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ محض اپنے فضل وکرم سے اِن سب باتوں (اور مکمل شریعت) پر عمل کرنے کی توفیق دے دیں

اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم


ببرکتِ چہار سلسلہ

چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، قادریہ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

# ماہنامہ علم و عمل لاہور

97

جلد نمبر 9 / شمارہ نمبر 1 | ذی الحجہ ۱۴۳۲ھ | نومبر 2011ء | CPL NO 200


## جزی اللہ عنا محمداً ما ھو اھلہ (ﷺ)۔ (طبرانی کبیر: 11534)

"اللہ تعالیٰ جزا دے محمد ﷺ کو ہماری جانب سے جس کے وہ مستحق ہیں"۔

جو شخص یہ دعا کرے تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔


**زیر سرپرستی**

حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم

شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، لاہور

رئیس جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

**مدیر** محمد عتیق الرحمٰن

مدرس و خادم جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

ateeqlahore@gmail.com

**معاون** مولانا محمد طیب الیاس

مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

**ببرکتِ دعا**

شیخ المشائخ الحاج حضرت محمد عشرت علی قیصر صاحب دامت برکاتہم




آپ اپنے رسالہ "ماہنامہ علم و عمل، لاہور" جو کہ خالصتاً دینی، علمی، تحقیقی، بزرگوں کا اعتماد شدہ، اکابرین و مشائخ کا پسندیدہ رسالہ ہے کو پڑھ کر گھر میں ایسی جگہ رکھیے جہاں آنے والے مہمان بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں، اور اگر آپ مزید اپنے لئے صدقہ جاریہ بنانا چاہیں تو کم قیمت پر خرید کر تقسیم کیجئے اور اپنے دوستوں، عزیزوں کے لئے ایک سال کے لئے آپ جاری کرا سکتے ہیں۔


کمپوزنگ و ڈیزائننگ: مولانا سعید قاسم صاحب | مطبع عکاظ پرنٹرز

قیمت فی شمارہ ........ 15 روپے

قیمت سالانہ (مع ڈاک خرچ) 200 روپے

پاکستان سے باہر کی ڈاک کے لئے سالانہ =/1500 روپے رکھے گئے ہیں

رقم پہنچنے پر رسالہ جاری کیا جاتا ہے

رقم منی آرڈر کیجئے یا دستی دیجئے



## جامعہ عبداللہ بن عمر

23- کلومیٹر فیروز پور روڈ سوا گجو متہ نزد کاہنہ نو، لاہور پوسٹ کوڈ نمبر 53100

رابطہ نمبرز

042-35272270

0331-4546365

0302-4143044

صرف دینی مسائل کے لئے موبائل نمبر (جب نمبر اٹھا لیا جائے)

0321-8885370

Email: www.ibin-e-umar.edu.pk

ilmooamal@gmail.com

aibneumar@yahoo.com


مہر لگائیے یا نام لکھیے

# فہمِ قرآن

سورۃ البقرۃ: 102

ہاروت وماروت علیہما السلام کے بارے میں

# یہودیوں کی فرضی کہانیاں

شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت مولانا
محمد سرفراز خان صفدر صاحب
رحمہ اللہ تعالیٰ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

| بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ | عَلَى الْمَلَكَيْنِ | اُنْزِلَ | وَمَآ |
| --- | --- | --- | --- |
| بابل شہر میں ہاروت وماروت پر | دو فرشتوں پر | جو نازل کی گئی | اور اس چیز کی |

| اِنَّمَا | حَتّٰى يَقُوْلَآ | مِنْ اَحَدٍ | وَمَا يُعَلِّمٰنِ |
| --- | --- | --- | --- |
| پختہ بات | یہاں تک کہ کہہ دیا کرتے تھے | کسی کو | اور وہ دونوں نہیں تعلیم دیتے تھے |

| فَلَا تَكْفُرْ ؕ | نَحْنُ فِتْنَةٌ |
| --- | --- |
| پس تو کفر اختیار نہ کر۔ | ہے کہ ہم آزمائش اور امتحان ہیں |

**ربط:** پہلے ذکر کیا تھا کہ بنی اسرائیل میں جادو کا بہت زور تھا، بابل شہر جادو کا گڑھ تھا، اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی آزمائش کے لئے ہاروت وماروت علیہما السلام کو بھیجا جو فرشتے تھے۔

- اب ذکر ہے ہاروت وماروت علیہما السلام کے بارے میں یہودیوں سے منقول بے سروپا روایت کا۔

2 **فرضی کہانی:** اس موقع پر عجیب قسم کی کہانیاں بھی تفسیروں میں موجود ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہے **مثلاً** ایک کہانی ہے کہ "ان دونوں فرشتوں میں اللہ تعالیٰ نے انسانی خواہشات رکھیں، اُن کی نظر ایک عورت پر جم گئی چناں چہ انہوں نے قتل بھی کیا اور شراب بھی پی، پھر اس عورت نے کہا میں اس وقت تک تمہارے قریب نہیں آؤں گی جب تک تم مجھے "اسمِ اعظم" نہ سکھاؤ، اُن فرشتوں نے اسے "اسمِ اعظم" سکھایا، وہ عورت "اسمِ اعظم" پڑھ کر اوپر چلی گئی اور زہرہ ستارہ بن گئی اور ان دونوں کو بابل شہر کے ایک کنویں میں اُلٹا لٹکایا گیا تاکہ وہاں سزا پائیں"۔ یہ نری خرافات ہیں، یہودیوں کی گھڑی ہوئی کہانیاں، ہیں نہ اُن کو سزا ہوئی ہے اور نہ عورت اُڑ کے زہرہ بنی ہے۔

**حقیقت تو یہ ہے** بات اتنی تھی کہ ان لوگوں کے ذہن صاف کرنے کے لئے فرشتے بھیجے گئے تھے، اس کو یوں سمجھئے کہ جس طرح لوگ رشوت لیتے ہیں، افسر لوگ ان رشوت خوروں کو پکڑنے کے لئے نوٹ پر دستخط کر کے کسی کو دیتے ہیں کہ یہ نوٹ تم رشوت میں دو پھر چھاپہ مار کر ان رشوت خوروں کو رنگے ہاتھوں پکڑتے ہیں تو یہ جو اس طرح رشوت دی ہے یہ......

بقیہ صـ 21 پر


غیر عورتوں کو دیکھنے سے آخرت میں عذاب ہوتا ہی ہے دُنیا میں بھی تکلیف ہونے کا خطرہ ہے۔ (یکے از بزرگان)

حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
و صدر جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

# کافر سے ہدیہ لینے کا حکم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

**اَمَّا بَعْدُ** اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

صحیح بخاری شریف میں ایک باب ہے:

**بَابُ قُبُوْلِ الْھَدِیَّۃِ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ**

اِس باب کی غرض یہ ہے کہ اگر مشرک سے ہدیہ قبول کرنے میں ہی مصلحت ہو تو ہدیہ قبول کر لینا جائز ہے۔ اس پر یہ **اعتراض** پڑتا ہے کہ ایک حدیث شریف میں نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے:

**لَااَقْبَلُ ھَدِیَّۃَ مُشْرِکٍ۔** [طبرانی کبیر: 15809] ''بے شک میں مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا''۔

بخاری شریف کا یہ باب اور اس کی حدیث اِس حدیث کے خلاف پائی گئی۔

اِس اعتراض کے مختلف جواب دیئے گئے ہیں:

1. **پہلا جواب** یہ ہے کہ اگر مشرک کا مقصد ہدیہ دینے سے یہ ہو کہ اُس مشرک کی مسلمان سے جس کو وہ ہدیہ دے رہا ہے دلی دوستی قائم ہو جائے، تو اِس صورت میں اُس مشرک سے ہدیہ لینا جائز نہیں ہے اور اگر اندازہ سے یہ معلوم ہو کہ اس مشرک کا یہ مقصد نہیں ہے تو پھر مسلمان کے لئے اُس مشرک کا ہدیہ قبول کر لینا جائز ہے۔

2. **دوسرا جواب** اندازہ سے یہ معلوم ہو کہ مشرک یہ ہدیہ دے کر مسلمان سے خصوصی رعایتیں حاصل کرنا چاہتا ہے جو مسلمان کافروں کو نہیں دیا کرتے، تو اِس صورت میں اُس مشرک سے ہدیہ لینا جائز نہیں ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر اس مشرک سے ہدیہ لے لینا جائز ہے۔

3. **تیسرا جواب** یہ ہے کہ شریعت میں اصل حکم تو یہی ہے کہ مشرک سے ہدیہ نہ لیا جائے، جہاں نبی کریم ﷺ نے مشرک سے ہدیہ قبول فرمایا ہے وہاں اس کو اِسلام سے مانوس کرنا مقصود تھا۔

4. **چوتھا جواب** جب مشرکین سے عداوت (دُشمنی) ہو تو ہدیہ قبول کرنا منع ہے اگر عداوت نہ ہو تو ہدیہ قبول کر لینا جائز ہے۔

محمد سرور عفی عنہ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

وحی کا اتباع ہی موجبِ نجات ہے۔ (یکے از بزرگان)

# ہم سے دین کا ایک اہم تقاضا

مولانا عبدالرحمٰن بن حضرت صوفی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم سے ہمارے دین وایمان کا ایک بہت اہم تقاضا ومطالبہ یہ بھی ہے کہ ہمارے اندر یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہمیں دوسرے مسلمانوں کی تکلیف سے تکلیف ہو، اور ان کی راحت سے راحت محسوس ہو۔

اگر ایسا نہیں ہے تو یہ ہمارے بے حس ہونے کی واضح نشانی ہے اور اس بات کی علامت ہے کہ ہمارے اندر اپنے مسلمان بھائیوں کا درد اور غم نہیں ہے۔

جن لوگوں کا ''ایمان'' کامل ہوتا ہے اور ''اعمال'' عمدہ ہوتے ہیں تو ان کے اندر یہ صفت اعلیٰ پیمانہ کی پائی جاتی ہے، ان کو دوسرے مسلمان بھائیوں کی تکلیف کا ایسا احساس ہوتا ہے کہ وہ اس احساس میں اپنی تکلیف کو بھی بھلا بیٹھتے ہیں۔

## دل میں اُمّت کا درد وغم

حکیم الاُمّت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات میں یہ بات کثرت سے موجود ہے کہ آپ کے زمانہ میں مسلمان بڑی بڑی تکلیفوں اور مصیبتوں میں مبتلا تھے، رُسوائی مسلمانوں کے اوپر چھائی ہوئی تھی، انگریزوں کا دور تھا مسلمانوں کا استحصال خوب تھا، ہر طرف نا اُمیدی کی کیفیت تھی، مسلمانوں کا دین وایمان خطرہ میں تھا، عیسائیت کی تبلیغ عام تھی، چاروں جانب غلامی کی چادر تنی ہوئی تھی۔ تو حکیم الاُمّت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''جب کبھی سونے کے وقت مجھے مسلمانوں کی خستہ حالی اور بدحالی کا دھیان آجاتا ہے تو میری نیند اُڑ جاتی ہے اور اگر بھوک کے وقت ایسا ہوتا ہے تو میری بھوک اُڑ جاتی ہے''۔

یہ اللہ تعالیٰ کے مقبولین اور اولیاء کا حال ہے کہ ان کے لئے دوسرے مسلمانوں کی تکلیف ایسی ہی ہے جیسے اپنی تکلیف ہے۔

اس کی بابت حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی مثال ایک دوسرے سے محبت کرنے میں، ایک دوسرے پر رحم کرنے میں اور ایک دوسرے پر شفقت ومہربانی کرنے میں بدن کی طرح ہے جب اس کا ایک عضو بھی دُکھتا ہے تو اس دُکھن کی وجہ سے بدن کے باقی سارے اعضاء بھی بخار وبے خوابی میں اس کے شریکِ حال ہو جاتے ہیں۔ [مسلم:6751]

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسی اعلیٰ صفات سے آراستہ فرمائے آمین۔

# بہترین عمل ... کیا ہے اور کیسے حاصل ہوتا ہے؟

مولانا
محمد طیب الیاس صاحب
لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً۔ [الملک: 2]

"(اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے) جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تم لوگوں کو آزمائے کہ تم میں سے کون بہترین عمل کرنے والا ہے"۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ سے اَحْسَنُ عَمَلاً "بہترین عمل" کے بارے میں سوال کیا گیا کہ "بہترین عمل" سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ بہترین عمل وہ ہے:

1 جو سب سے زیادہ خالص ہو۔

2 سب سے زیادہ درست ہو۔

کیونکہ عمل اگر خالص ہو لیکن درست نہ ہو تو وہ قابلِ قبول نہ ہوگا، اِسی طرح اگر عمل درست ہو مگر خالص نہ ہو تب بھی وہ قابلِ قبول نہ ہوگا گویا عمل کی قبولیت کے لئے خالص ہونا اور درست ہونا دونوں ضروری ہیں اور خالص عمل یہ ھے کہ وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہو اور درست عمل یہ ھے کہ وہ سنّتِ رسول اللہ ﷺ کے مطابق ہو۔ (تفسیر البغوی 176/8)

یہی دو چیزیں تمام کمالات کا مدار ہیں:

1 عملِ خالص 2 عملِ صحیح

1 **عملِ خالص:** سے مراد یہ ہے کہ جو بھی کام کرے محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب حاصل کرنے کے لئے کرے اور ثوابِ آخرت کی اُمّید پر کرے، دکھلاوا، شہرت اور دُنیا طلبی کی نیّت کرکے عمل کو برباد نہ کرے۔

2 **دُرست عمل:** وہ ہے جو حق تعالیٰ کا پسندیدہ ہو، دین وشریعت کے مطابق ہو اور سنّتِ رسول اللہ ﷺ کے موافق ہو۔

حدیث میں ہے کہ "تمام اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے"۔ [بخاری: 1، مسلم: 5036]

پس جب نیت بھی صحیح ہو اور عمل بھی درست ہو تب گوہرِ مقصود حاصل ہوگا اور عمل عند اللہ مقبول ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے یہ پکّی بات ہے کہ ہم اس کا عمل ضائع نہیں کریں گے جو اچھے عمل کرے"۔

[الکہف: 30]

اور پھر اس کے لئے جنّت کی ایسی ایسی نعمتوں کا ذکر ہے کہ جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ ان کے بارے میں کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل پر اُن کا خیال گزرا ہے۔ [بخاری: 3070، مسلم: 7310]





**حدیث:** پوری سچّائی اور امانت داری کے ساتھ کاروبار کرنے والا تاجر انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ [ترمذی: 1210]

حضرت مولانا مفتی
محمد عاشق الٰہی صاحب
مہاجر مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ

## عشرۂ ذی الحجہ

# یہ پُر بہار دن اور پُر نور راتیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''بقرعید کے دس دنوں میں جس قدر نیک عمل اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے اس سے بڑھ کر کسی زمانے میں بھی اس قدر محبوب نہیں (یعنی یہ دن فضیلت میں دیگر سب دنوں سے بڑھے ہوئے ہیں) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی ان دنوں کی عبادت سے افضل نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''جہاد فی سبیل اللہ بھی ان دنوں سے افضل نہیں ہے، مگر یہ کہ کوئی شخص اپنی جان و مال لے کر نکلے اور ان میں سے کچھ بھی واپس لے کر نہ لوٹے''۔ [ابوداوٗد:2440]

یہ دس دن بہت مبارک اور قیمتی ہیں اس لئے ان دس دنوں میں خوب عبادت کا اہتمام کرنا چاہیے۔

**ذکر اللہ:** نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذی الحجّہ کے دس دنوں سے زیادہ عظمت والا کوئی دن نہیں اور نہ ہی ان دنوں کے عمل سے اور کسی دن کا عمل زیادہ پسندیدہ ہے۔ لہٰذا تم لوگ ان دنوں میں تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰہِ) تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) اور تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) خوب کثرت سے کہا کرو''۔ [بیہقی:3473]

**روزہ اور عبادت:** بقرعید کے اول نو دنوں میں روزہ رکھنے سے ایک روزہ کا ثواب ایک سال کے روزہ کے برابر ملتا ہے اور ان دنوں کی راتوں میں قیام کرنے (یعنی جاگنے اور عبادت کرنے) سے شبِ قدر میں قیام کے برابر ثواب ملتا ہے۔ [ترمذی:758]

علماء کرام فرماتے ہیں کہ رمضان کے آخری عشرہ کی راتیں افضل ہیں اور ذی الحجّہ کے یہ دس دن افضل ہیں کیوں کہ ان میں ''یومِ عرفہ'' بھی ہے۔ بہرحال رمضان کا آخری عشرہ ہو یا ذی الحجّہ کا پہلا عشرہ ان میں رات دن عبادت میں لگنا چاہیے کیوں کہ ان دونوں عشروں کی ہر گھڑی بہت مبارک ہے۔

**۹/ذی الحجہ کا روزہ:** نبی کریم ﷺ نے بقرعید کی نویں تاریخ کے روزہ کے بارے میں فرمایا کہ ''میں اللہ تعالیٰ سے پختہ اُمید رکھتا ہوں کہ اس کی وجہ سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفّارہ فرمادیں گے''۔ [مسلم:1977]

**۱۰/ذی الحجہ کی رات کی عبادت:** جس رات کے بعد صبح کو عیدالضحیٰ ہونے والی ہے اس رات کو عبادت کرنے کی احادیث میں بڑی فضیلت آئی ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''جس نے دونوں عیدوں (فطروضحیٰ) کی راتوں کو ثواب کا یقین رکھتے ہوئے زندہ رکھا اس کا دل اس دن نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہوں گے''۔ یعنی قیامت کے دن خوف اور گھبراہٹ سے محفوظ و مامون ہوگا۔ [ابنِ ماجہ:1782]

**عید کے دن:** یہ دن اللہ تعالیٰ کی مہمانی کے دن ہیں، ان دنوں میں کھائیں پیئیں، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور روزہ نہ رکھیں۔

**مسئلہ:** ایامِ تشریق (۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳/ ذی الحجہ) کو روزہ رکھنا حرام ہے اور عید الفطر کے دن بھی روزہ رکھنا حرام ہے، یہ دن بھی اللہ تعالیٰ کی مہمانی کا دن ہے۔

بندہ کو حکم کا پابند ہونا چاہئے جب کھانے پینے کا حکم ہو تو کھائے پیئے اور جب کھانے پینے سے روک دیا جائے تو رک جائے۔

حدیث میں یہ بھی آتا ہے کہ ''یہ دن اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ہیں''۔ [مسلم:1141، مسندِ احمد:20741]

آج کل کے لوگوں نے کھانے پینے کو تو یاد رکھا ہے لیکن آخری بات یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر جو عید کی روح ہے اس سے غافل رہتے ہیں۔

**تکبیرِ تشریق:** بقر عید کے دنوں میں نویں ذی الحجہ کی فجر کی نماز سے لے کر تیرھویں ذی الحجہ کی نمازِ عصر تک ہر فرض نماز کے بعد سلام پھیر کر فوراً ایک مرتبہ یہ تکبیر پڑھئے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ [مصنف ابن ابی شیبہ:5678]

مرد زور سے پڑھیں اور عورتیں آہستہ آواز میں پڑھیں۔

**بال اور ناخن کا مسئلہ:** نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص ماہِ ذی الحجہ کا چاند دیکھ لے اور اس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو چاہئے کہ اپنے بال اور ناخن سے کچھ بھی نہ کاٹے (جب قربانی کرلے تب کاٹے)۔ [ابنِ ماجہ:3150]

یہ بال اور ناخن کا نہ کاٹنا مستحب عمل ہے، عمل کرلے تو افضل اور ثواب ہے، ہاں! اگر ان دنوں میں بال یا ناخن کٹوا دیئے تو کوئی گناہ نہ ہوگا۔

**قربانی:** نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''بقر عید کی دس تاریخ کو کوئی بھی نیک کام اللہ تعالیٰ کے نزدیک (قربانی کا) خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں ہے اور قیامت کے دن قربانی والا اپنے جانور کے بالوں اور سینگوں اور کھروں کو لے کر آئے گا (اور یہ چیزیں عظیم ثواب کا ذریعہ بنیں گی) نیز فرمایا کہ قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نزدیک درجہ، قبولیت پالیتا ہے لہٰذا تم خوش دلی کے ساتھ قربانی کرو''۔ [ترمذی:1498، ابنِ ماجہ:3126]

**قربانی نہ کرنے پر وعید:** نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص وُسعت ہوتے ہوئے قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے''۔ [ابنِ ماجہ:3123]

حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم

# محبّت کا شرعی معیار

گزشتہ مجلس کا بقیہ حصہ

**غیراللہ سے محبت کس درجہ ہو؟** ایک عورت اپنے بچوں کو (چارپائی پر) اپنے ساتھ سلاتی تھی، جب اس کے بچے زیادہ ہوگئے تو پھر وہ چارپائی پر نہ سوتی تھی بلکہ اپنے بچوں کے ساتھ نیچے زمین پر سوتی تھی اور رات کو اُٹھ اُٹھ کر اپنے بچوں کو ہاتھ لگا لگا کر دیکھتی تھی کہ کوئی بچہ گم تو نہیں ہوگیا۔ تو یہ محبت حد سے زیادہ ہے اس کی اجازت نہیں ہے۔ غیراللہ سے اتنی محبت رکھنا کہ جتنی اللہ تعالیٰ سے ہے بُرا ہے۔ غیراللہ سے محبّت اللہ تعالیٰ کی محبت کے برابر نہیں ہونی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی محبت سے زیادہ بھی نہیں ہونی چاہئے، بلکہ کم درجہ کی محبت ہو کہ جس سے اُن کے حقوق ادا کرسکے۔ جیسے عورت کھانا کھارہی ہے بچہ نے پائخانہ کردیا تو منہ میں لقمہ بھی چبارہی ہے اور بچہ کا پائخانہ بھی دھورہی ہے، کسی اور کے ساتھ ایسا کرکے تو دکھائے کہ کسی کا پائخانہ بھی دھوئے اور کھانا بھی کھائے۔ تو یہ محبت اللہ تعالیٰ نے اُس کے دل میں ڈال رکھی ہے تاکہ ماں اپنے بچوں کو پال سکے، ماں جو اپنے بچوں کو پالتی ہے وہ اسی محبت کی وجہ سے پالتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں رکھی ہے۔ سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے پھر دوسرے درجہ میں نبی پاک ﷺ کے ساتھ محبت پوری مخلوق سے زیادہ ہونی چاہئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: کہ مجھے باقی سب سے زیادہ محبت آپ ﷺ سے ہے لیکن اپنی جان سے زیادہ نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اے عمر! ابھی تمہارا ایمان کامل نہیں ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کہ اب تو آپ کی محبت اپنی جان سے بھی زیادہ ہوگئی۔ [طبرانی اوسط: 317]

یہ نبی پاک ﷺ کی دُعا کی برکت تھی یا یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غور نہیں کیا تھا اب غور کیا کہ اگر نبی پاک ﷺ کی جان کو خطرہ ہو تو میں اپنی جان کو ہلاک کرادوں گا لیکن نبی پاک ﷺ کو تکلیف نہیں پہنچنے دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ سوچا تو سمجھ میں آگیا کہ نبی پاک ﷺ سے محبت مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ ہے۔

**محبّت درجہ بدرجہ ہو** تو محبّت کی یہی ترتیب ہونی چاہئے کہ سب سے زیادہ محبّت اللہ تعالیٰ سے ہو اس کے بعد نبی پاک ﷺ سے، اس کے بعد تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے، پھر صحابہ رضی اللہ عنہم سے پھر اولیاء میں سے ہر ایک سے ترتیب سے محبت ہونی چاہئے۔ پھر اپنے شیخ (پیر) سے اور اپنے بیوی بچوں سے بھی کچھ نہ کچھ محبت ہونی چاہئے۔

**معلوم ہوا** کہ غیراللہ کی محبت کچھ نہ کچھ انسان میں ہونی چاہئے اس کے بغیر ان کے حقوق ادا نہیں ہوسکتے۔ **خلاصہ یہ ہوا** کہ مال پیارا ہو لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت سے مال کی محبت زیادہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ نصیب فرمائیں آمین۔

اخذ و ترتیب: مولانا زین العابدین صاحب

# قربانی کی روح... جس سے اکثر ہم محروم رہتے ہیں

ابو ناجیہ لاہور

جوں جوں عیدِ قربان نزدیک آتی جاتی ہے ہر گلی کوچہ میں ہر رنگ اور ہر سائز کے چھوٹے بڑے بکرے، چھترے، گائے اور اونٹ نظر آنے لگتے ہیں۔ مہنگے مہنگے، پلے پلائے، صحت مند جانور قربان کئے جاتے ہیں۔ کئی لوگ ایسے ہیں جو محض دکھلاوے کے لئے قربانی کرتے ہیں کہ لوگ کیا کہیں گے کہ اتنا مال دار ہے اور قربانی کے لئے اس کے پاس مال نہیں ہے۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جو قربانی کا جانور خریدتے ہیں اور پھر خوب جتلاتے ہیں کہ ہم نے اتنے کا جانور خریدا ہے تاکہ زیادہ قیمت سن کر دوسرے مرعوب ہوں حالاں کہ قربانی تو اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہی مطلوب و مقصود ہو۔

ذرا سوچنے کی بات ہے! کہ ہم میں سے اکثر قربانی تو ہر سال کرتے ہیں اور اس کے لئے تیاری بھی خوب ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود ''قربانی'' دینے کا جذبہ ہمارے اندر پیدا نہیں ہوتا ذرا ذرا سی بات پر دوستوں، عزیزوں، رشتہ داروں سے لڑتے جھگڑتے ہیں۔ پیسے پیسے کے لئے دوسروں کی عزت کا خیال نہیں کرتے۔ بات بات پر دوسروں کو طعن و تشنیع، دوسروں کو کوسنا، گالیاں دینا، مارنا پیٹنا، آپے سے باہر ہو جانا یہ ہمارے لئے فخر کی بات ہوتی ہے۔ موٹا تازہ پلا پلایا جانور قربان کر کے ہم بہت خوشی محسوس کرتے ہیں لیکن موٹے نفس کو ذبح کرنا (یعنی اس کی خواہشات پر عمل نہ کرنا) ہمارے لئے ممکن نہیں ہوتا بلکہ ہم تو اس کو اور زیادہ موٹا کرنے کی فکر میں ہوتے ہیں۔

حالاں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے پہلوؤں کے درمیان ہے''۔ (جامع الاحکام والحکم 196/1)

غور و فکر کا مقام ھے کہ ہم قربانی تو کر لیتے ہیں لیکن قربانی کا اصل مقصد اور روح سے پھر بھی محروم رہتے ہیں کہ اپنے نفسانی خواہشات کو قربان نہیں کرتے۔ کیوں نہ اس مرتبہ ہم قربانی کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر قربانی دینے کا جذبہ بھی پیدا کریں، گناہ چھوڑنے کی قربانی، خواہشاتِ نفس کی قربانی، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ہے:

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ
وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ۔ [حاکم:2000]

''اے حی و قیوم! میں تیری رحمت کی فریاد کرتا ہوں، میرے تمام احوال درست کر دے اور مجھے میرے نفس کی طرف ایک لمحہ کے لئے بھی نہ سونپ۔ (یعنی اس کے شر سے میری حفاظت فرما)۔ آمین ثم آمین



اللہ تعالیٰ تو ہمارے بڑے محسن ہیں اُن کے تو ذرا اشارہ پر جان دے دینی چاہئے۔ (یکے از بزرگان)

# بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عام خفیہ چوریاں جن سے بچنا بھی ضروری ہے

از مدیر ماہ نامہ علم وعمل، لاہور

نَحمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

1 بغیر کرایہ سفر کرنا 2 بجلی چوری کرنا 3 سرکاری فون یا پرائیویٹ فون چھپ کر کرنا 4 پھول یا پھل یا سبزی وغیرہ بغیر اجازتِ مالک کاٹنا 5 سواری وغیرہ امانت رکھ کر اسے استعمال میں لانا 6 دعوت پر گئے اور کوئی چیز مالک کی بغیر دلی خوشی کے گھر لے آئے 7 دعوت پر اپنے ساتھ بن بلائے لوگوں کو بھی لے جانا 8 نماز کا کوئی فرض یا واجب یا سنتِ مؤکدہ چھوڑ دینا 9 یتیم یا کسی دینی ادارہ کے مال کو ذاتی کاروبار میں لگا کر خود نفع بھی رکھنا 10 کسی کے گھر یا مدرسہ یا دوکان یا فیکٹری وغیرہ جا کر مالک کی غیر موجودگی میں فون کرنا یا ہر ایسی چیز استعمال کرنا جو مالک کو ناگوار گزرے 11 بلا مجبوری سگنل پر نہ رُکنا اپنے کو ہلاکت میں ڈالنے کی طرح ہے 12 ایک پنچر کو دو بنانا جیسا کہ بعض دھوکہ باز دوکاندار کردیتے ہیں 13 ڈرائیوری کی صورت میں مالک سے چھپا کر کوئی کام یا اقدام کرنا 14 کسی چیز کے اصل پرزے نکال لینا یا تبدیل کرنا 15 بعض پی۔سی۔او والے دھوکہ سے غلط نمبر ملا کر اس کے پیسے بٹورتے ہیں 16 بہت سے مکینک اپنی اُجرت پوری لے لینے کے باوجود خراب ہوجانے والی چیزیں مالک کو واپس نہیں کرتے 17 بہت سے درزی سلائی کے بعد بچا ہوا کپڑا واپس نہیں کرتے بلکہ خود رکھ لیتے ہیں 18 بعض لوگ فیکٹریوں، دوکانوں یا اپنے اداروں کی چھوٹی موٹی چیزیں چھپا کر اپنے ساتھ گھر لے جاتے ہیں 19 بعض لوگ مذاق میں کوئی چیز چھپا لیتے ہیں اور پھر کبھی واپس نہیں کرتے 20 بعض لوگ مسجد وغیرہ میں اپنی چپل کے بجائے دوسرے کی قیمتی چپل پہن کر چلے جاتے ہیں 21 بعض مہمان اپنے بچوں کو میزبان کی چھوٹی موٹی چیز اُٹھا لینے پر منع نہیں کرتے اگر میزبان کو پتہ چل جائے تو وہ مروّت کی وجہ سے خاموش رہتا ہے اور دل میں خفا 22 بعض لوگ امانت یا قرضہ اگر مالک لینا بھول جائے تو ساری زندگی بھی ادا نہیں کرتے 23 بعض لوگ چلتی ہوئی گاڑی میں سے کوئی چیز (گنا وغیرہ) چُپکے سے کھینچ لیتے ہیں 24 بعض بیوپاری تول کے دوران اس چیز (گندم، چاول وغیرہ) کا کچھ حصہ خفیہ طریقہ سے لے لیتے ہیں 25 بعضے چالاکی سے ناپ تول میں کمی کردیتے ہیں 26 بعضے ملازم، مستری، مزدور اپنے مقررہ وقت میں دیر سے آتے ہیں اور بعض دفعہ جلدی چلے جاتے ہیں اور بعضے ڈیوٹی ٹائم میں اپنے ذاتی کام کرتے ہیں اور بعض دفعہ اپنے دوست، مہمان وغیرہ سے گپ شب میں یا فون پر بہت سا ڈیوٹی ٹائم ضائع کردیتے ہیں اور یہ بھی ایک طرح سے ٹائم چوری ہے 27 بعضے مسجد کی چیزیں پوشیدہ طور پر اپنے استعمال میں رکھ لیتے ہیں اور پھر کبھی واپس بھی نہیں کرتے یہ سب خفیہ چوریاں نہیں تو اور کیا ہے؟

اٰمین ثم اٰمین یا ربّ العٰلمین وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ محمّدٍ وّاٰلہٖ واصحابہٖ واتباعہٖ اجمعین۔



 حالتِ نماز میں چوری (کسی واجب یا سنتِ مؤکدہ کو چھوڑنا) خطرناک چوری ہے۔ (ادارہ)

# صحابہ کرامؓ کی ایمانی تربیت

از افادات
حضرت مولانا
ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

نبی کریم ﷺ کی راہ نمائی میں صحابہ کرامؓ کی ایمانی تربیت اور تکمیل کا سامان ہوا۔

قرآن کریم برابراُن کے قلوب کو گرماتا رہا، رسول اللہ ﷺ کی مجالس سے اُن کو خواہشاتِ نفس پر قابو، رضائے الٰہی کی سچّی طلب اور اس کی راہ میں اپنے کو مٹانے کی عادت، جنّت کا شوق، علم کی طلب، دین کی سمجھ اور محاسبۂ نفس کی دولت حاصل ہوئی۔ صحابہ کرامؓ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرتے، جس حالت میں ہوتے راہِ خدا میں اُٹھ کھڑے ہوتے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک باران کے ایمان کے لئے کوشش فرمائی پھر ہر نئے حکم کے لئے مستقل کوشش کی ضرورت نہ رہی، وہ لوگ اپنے ہاتھ، پاؤں، دلوں اور روحوں کے ساتھ اسلام کے دامن میں آ گئے۔

آپ ﷺ کے فیصلہ پر ان کو کبھی ذہنی یا قلبی کشمکش پیش نہ آئی، جس بات کا آپ ﷺ فیصلہ فرما دیتے تھے ذرا اختلاف کی گنجائش باقی نہ رہتی۔ یہ لوگ تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے روبرو اپنے قصوروں کا اعتراف کیا اور اگر کسی گناہ میں مبتلا ہو گئے تو اپنے جسموں کو حدود اور سزاؤں کے لئے پیش کر دیا۔

شراب کی حرمت نازل ہوئی تو چھلکتے ہوئے جام ہتھیلیوں پر تھے، اللہ تعالیٰ کا حکم اُن کے بھڑکتے ہوئے جگر، آلودہ لبوں اور شراب کے پیالوں کے درمیان حائل ہو گیا، پھر کیا تھا ہاتھ کو ہمّت نہ تھی کہ اوپر اُٹھ سکے، لبوں کی تمنّائیں وہیں خشک ہو گئیں، شراب کے برتن توڑ دیئے گئے اور شراب مدینہ کی گلیوں اور نالیوں میں بہہ رہی تھی۔

جب نفسانیت کا خاتمہ ہو گیا وہ دنیا میں رہتے ہوئے مردانِ آخرت اور نقد سودے کے بازار میں آخرت کے قرض کو دنیا کے نقد پر ترجیح دینے والے بن گئے، نہ کسی مصیبت سے گھبراتے، نہ کسی نعمت پر اتراتے، فقر اُن کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکا، دولت سرکشی پیدا نہ کر سکی، تجارت غافل نہ کرتی، کسی طاقت سے نہ دبتے، اللہ تعالیٰ کی زمین پر اکڑنے کا خیال بھی نہ آتا، لوگوں کے لئے وہ میزانِ عدل تھے، وہ انصاف کے عَلَم بردار تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی زمین کو ان کے قدموں میں ڈال دیا اور دُنیا کو ان کے لئے مسخّر کر دیا وہ اس وقت جہاں کے محافظ اور اللہ تعالیٰ کے دین کے داعی بن گئے، رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنا جانشین بنایا اور آپ ﷺ خود ٹھنڈی آنکھوں کے ساتھ رسالت اور اُمّت کی طرف سے اطمینان لے کر رفیقِ اعلیٰ کی طرف سفر کر گئے۔



**حدیث**: دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھا جائے۔ [ابوداؤد: 4844]

# کیا دین و دنیا ایک دوسرے کے مخالف ہیں؟

مولانا
سعید قاسم
لاہور

اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے دینِ اسلام ہی کو پسند فرمایا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو بطورِ دین کے پسند کرلیا ہے"۔ [المائدۃ:3]

اور اسی دین کو اختیار کرنے پر نجات کا دارومدار ہے۔ یہ سب کچھ ہمیں قرآن وسنت کی تعلیمات میں واضح طور پر ملتا ہے۔ دین کے تمام احکامات فطرتِ انسانی اور ضرورتِ انسانی کے عین مطابق ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اللہ تعالیٰ کی فطرت (طریقہ) وہی ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا"۔ [الروم:30]

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: [بخاری:1319 مسلم:6926]

"ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے الخ"۔

اللہ تعالیٰ نے دین کو آسان اور دنیا و آخرت کی بھلائی کا سرچشمہ بنایا ہے۔

"اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کی طاقت کے مطابق ہی مکلف بنایا ہے"۔ [البقرۃ:286]

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"دین آسان ہے"۔ [بخاری:39]

"دین سراسر بھلائی ہے"۔ [مسلم:205]

"یہی مضبوط دین ہے"۔ [البینۃ:5]

"اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا ہرگز وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا"۔ [آل عمران:85]

بلکہ غیر مسلموں کی مشابہت سے بھی منع فرمادیا:

"جو شخص جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا"۔ [ابوداؤد:4033] اسی لئے فرمایا:

"تم پورے کے پورے دین میں داخل ہو جاؤ"۔ [البقرۃ:208]

## دین پر عمل کرنے کا مطلب کیا ہے؟

آج کل کے ماحول میں جب دین کا نام لیا جاتا ہے تو عام طور سے اس کو دنیا کے مدمقابل اور مخالف سمجھا جاتا ہے کہ دنیا کو بالکل چھوڑ دو۔

بعض لوگ سوچتے ہیں کہ اگر ہم دین کی طرف آگئے تو ہمیں اپنی دنیا کی ضروریات، تقاضے اور دنیا میں رہن سہن کے اپنے سب طور طریقے چھوڑنے پڑیں گے تبھی ہم مکمل دین دار بن سکتے ہیں۔

یہ خیالات سراسر غلط ہیں اور انہی خیالات کی وجہ سے ہمیں دین میں تنگی نظر آتی ہے اور ہم دین کو مشکل بلکہ ناقابلِ عمل سمجھ کر چھوڑ بیٹھتے ہیں۔

## دنیا کو چھوڑنا مقصود نہیں

قرآن کریم میں ہے:

﴿كُلُوا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا﴾

"پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو"۔ [المؤمنون:51]

اسلام نے تو رہبانیت (دنیا سے الگ تھلگ ہونے) سے منع فرمایا ہے۔ دنیا کو چھوڑنا مقصود نہیں بلکہ دنیاداری کو دین کے مطابق کرنے کا مطالبہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے اپنی ذاتِ مبارکہ سے حقِ عبدیت بھی ادا فرمایا اور حقِ رسالت بھی ادا فرمایا۔

چناں چہ حدیث شریف میں صاف ارشاد فرمایا:

"میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور کھانا بھی کھاتا ہوں، میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور میں سوتا بھی ہوں، میں نکاح بھی کرتا ہوں"۔ [بخاری:4776]

اگر ہم بھی اپنے تمام کام نبی کریم ﷺ کے طریقے





حدیث: وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے محفوظ نہ رہے۔ [مسلم]

کے مطابق کرلیں تو یہی دنیا دین بن جاتی ہے۔
زراعت، تجارت، ملازمت، صنعت، حکومت، حقوقِ زوجیت، بچوں کی پرورش و تربیت غرض معیشت و معاشرت کی تمام صورتوں میں ہم نہ صرف دین کو باقی رکھ سکتے ہیں بلکہ ان کے ذریعے دین کے بڑے بڑے درجات بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

## 1 مزدوروں کے لئے فرمایا

"محنت مزدوری کرنے والا اللہ تعالیٰ کا دوست ہے"۔ [روح المعانی 109/20]
رزقِ حلال حاصل کرنے کے لئے دنیا کی اس معمولی درجہ کی محنت سے اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

## 2 تاجروں کے لئے فرمایا

"سچا، امانت دار تاجر (قیامت کے دن) نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا"۔ [ترمذی 1209]
سوداگری تو خالص دنیاداری ہے لیکن اگر سچائی اور امانت داری کی بنیاد پر ہو تو یہ بھی عظیم درجات کا باعث بن جاتی ہے۔

## 3 مال داروں کے لئے فرمایا

"خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے"۔ [المنافقون:10]
**معلوم ہوا** کہ حلال مال اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت ہے، اسے حاصل کرنے سے نہیں روکا گیا بلکہ اس کے ذریعہ سے زکوٰۃ، صدقات، خیرات، وغیرہ کی بار بار ترغیب دی ہے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام کام مال کے ذریعہ ہوتے ہیں نیز مال کے ذریعہ سے جنت کے بڑے بڑے درجات بھی حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

## 4 حکمرانوں کے لئے فرمایا

"انصاف والا حکمران زمین پر اللہ تعالیٰ (کی رحمت) کا سایہ ہے"۔ [بیہقی:7373]

## 5 نکاح کرنا نبی کریم ﷺ کی سنت

"نکاح میرا طریقہ ہے"۔ [ابنِ ماجہ:1846]
شریعت نے نکاح کا حکم دیا اور بیوی سے حسنِ سلوک کی تعلیم دی۔ "اور ان (اپنی بیویوں) کے ساتھ اچھے طریقے سے گزر بسر کرو"۔ [النساء:19]
**حدیث:** "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرے"۔ [طبرانی کبیر:8706]
نکاح ہی کے ذریعے ایک خاندان میں مختلف رشتے وجود میں آتے ہیں جن کے حقوق کی ادائیگی اور حسنِ سلوک پر اجر و انعام کا وعدہ ہے۔
لہٰذا یہ بھی دین کا ایک اہم حصہ ثابت ہوا۔

## 6 عیال دار کے لئے فرمایا

"حلال مال کا حاصل کرنا فرض ہے ایک فرض کے بعد"۔ [بیہقی:11475]
شریعت نے بیوی بچوں کی خاطر حلال طریقہ پر کمانے کی نہ صرف ترغیب دی بلکہ اسے دوسرے فرائض کے بعد فرض قرار دیا۔ فقہائے عظام نے کمانے میں مصروف ہونے کو نفلی عبادت سے بھی افضل شمار فرمایا ہے۔ **معلوم ہوا** کہ ہر کام شریعت کی رہبری میں کیا جائے تو ہماری دنیا بھی دین بن سکتی ہے۔
**البتہ** دنیا سے ایسی محبت کرنا جو حلال و حرام کی تمیز بھی ختم کردے اور ایسا دل لگانا جو آخرت سے غافل کردے یہ سخت نقصان دہ ہے۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان ہے: "دنیا سے محبت کرنا ہر گناہ کی جڑ ہے"۔ [بیہقی مرسلاً: 9974]
اللہ تعالیٰ ہماری دنیا کو بھی دین کے مطابق بنادے۔ آمین

# تکبیراتِ تشریق...وجد آفریں کلمات

مرسلہ
مولانا محمد رمضان صاحب

عیدالاضحیٰ کے دنوں کی ایک خاص چیز ہمارے وہ کلمات جو ہر نماز کے بعد ہر مسجد سے گونجتے ہیں۔ جب سلام پھیرتے ہیں سب نمازی اور امام صاحب نشۂ توحید سے مخمور، رب تعالیٰ کی بڑائی اور عظمت سے معمور، ہر باطل پرست طاقت کی نفی کرتے ہوئے بابرکت کلمات بلند کرتے ہیں تو بے ساختہ انسان کا دل رب تعالیٰ کی کبریائی اور بڑائی کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ [مصنف ابن شیبہ 5679]

ان پیارے کلمات کو شریعت میں "تکبیرِ تشریق" کہا جاتا ہے۔ ذی الحجہ کی ۹ رتاریخ کی نمازِ فجر سے لے کر ۱۳ رذی الحجہ کی نمازِ عصر تک۔

[مصنفِ ابنِ شیبہ 5678]

ہر فرض نماز کے بعد فوراً بغیر کسی وقفہ کے بلند آواز سے ایک مرتبہ ان کلمات کا پڑھنا واجب ہے۔

خواتین کو اللہ تعالیٰ نے سراپا حیا بنایا ہے اس لئے وہ یہ تکبرات بھی آہستہ سے کہیں گی۔ ان ایام کو انہی تکبیرات کی مناسبت سے "ایامِ تشریق" کہا جاتا ہے۔

یہ تکبیرات نمازوں کے فوراً بعد کہنی ہیں۔

اگر انسان اس وقت کہنا بھول جائے یا جان بوجھ کر کوئی ایسا کام کرے جو نماز کے منافی ہوتا ہے یا کوئی بات زبان سے کر لے یا بھول کر مسجد سے نکل جائے تو اب یہ تکبیرات نہیں کہی جائیں گی اور ان کی قضاء نہیں ہوتی، اب توبہ واستغفار کے ذریعہ یہ کوتاہی بخشوانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر کسی نماز کے بعد امام صاحب تکبیرات کہنا بھول گئے تو ان کا انتظار نہیں کرنا چاہیے بلکہ خود ہی یہ تکبیرات کہنا شروع کر دیں تاکہ ان کو بھی یاد آ جائے۔ خواتین گھروں میں نماز کی جگہوں کے پاس کہیں لکھ کر لگا لیا کریں تو بہتر ہے۔

## قلم کا فتنہ

ہر اُٹھنے والی نئی تحریک کے پُرشکوہ الفاظ کے پیچ وخم میں گم نہیں ہونا چاہیے، ہر خوب صورت عنوان کے بارے میں رائے قائم کرنے سے پہلے اس کے مواد کو دیکھنا چاہیے اور پھر اس کا قرآن وحدیث سے تقابل کرنا چاہیے اس کے بعد اس تحریر کے متعلق یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ مصنف نے قرآن وحدیث کے احکامات کی نمائندگی کی ہے۔

صرف خوب صورت الفاظ، شستہ تحریر اور عمدہ مضمون یہ حق وصداقت کی علامت نہیں بلکہ بسا اوقات یہ عوام کی گم راہی کا سبب بنتی ہے۔

(سوانح مفتی ولی حسن صاحب، ٹونکی ص: 163)

# کشکول

## قارئین کرام کی مراسلوں سے مزیّن

### پانچ نصیحتیں:

1 حقیر سے حقیر پیشہ ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے۔ 2 ہر اچھا کام پہلے مشکل ہوتا ہے جب پکّے ارادہ سے کیا جاتا ہے تب آسان ہو جاتا ہے۔ 3 نفس کی ہر تمنّا پوری نہ کیجئے ورنہ برباد ہو جائیں گے۔ 4 جس نعمت کی قدر نہ کی جائے وہ ختم ہو جاتی ہے۔ 5 اس راستہ پر چلیئے جو بندہ کو خالق سے ملا دیتا ہے۔ (بکھرے موتی 38/5)

(مرسلہ: محمد احسان عالمی، ٹھٹھہ)

### آل و اولاد کی دین داری کے لئے:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ [الفرقان: 74]

"اے ہمارے رب! ہماری بیویوں اور ہماری اولادوں کی طرف سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہم کو متقین کا امام بنا دیجئے"۔

جو ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اس کی بیوی اور اولاد دین دار ہو جائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (اعمالِ قرآنی ص:32)

جو بندے نیک ہوتے ہیں انہیں اپنی ازواج و اولاد کی دین داری کی بھی فکر رہتی ہے وہ جہاں ان کے معاش کا انتظام کرتے ہیں ان کی دینی تربیت کا بھی اہتمام کرتے ہیں۔ اس دُعا میں صرف اس کا ذکر نہیں کہ ازواج اور اولاد ہی نیک ہوں بلکہ انسان جو سربراہ ہے گھر کا وہ خود بھی نیکی کے راستہ پر لگے۔

(مرسلہ: عبداللہ لاہوری)

### ایک بہترین دعا:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِىْ لِذِكْرِكَ وَارْزُقْنِىْ طَاعَتَكَ وَطَاعَةَ رَسُوْلِكَ ﷺ وَعَمَلًا بِكِتَابِكَ۔ [طبرانی اوسط]

"اے اللہ! میرے دل کے کان (مسام) اپنے ذکر کے لئے کھول دے اور مجھے اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کی توفیق عطا فرما اور اپنی کتاب یعنی قرآن پاک پر عمل کی توفیق نصیب کر"۔ (مرسلہ: اُمِّ قانتہ، لاہور)



خوب نامِ محمد ﷺ ہے اے دوستو!
جس میں نقطہ رب کو گوارا نہیں
ان کی محبت سے جو منہ پھیر لے
دونوں عالم میں اس کا گزارا نہیں
دامنِ مصطفیٰ کو ہم چھوڑ دیں
اتنا کمزور ایمان ہمارا نہیں
خود اللہ نے نبی سے یہ کہہ دیا
جو تمہارا نہیں وہ ہمارا نہیں

(مرسلہ: محمد وقاص ایوب، لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ علم و عمل لاہور **از مدیر**

## انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق فلمیں

# مقدس ترین ہستیوں کی بدترین توہین

## اسلام دشمنوں کی ایک ناپاک جسارت

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّینَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِین۔

بے شک جو لوگ اذیت پہنچاتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو لعنت فرمائی اللہ تعالیٰ نے ان پر دنیا اور آخرت میں اور تیار کر رکھا ہے ایسے (بد بخت) لوگوں کے لئے ذلت والا عذاب۔ [الاحزاب]

یہ بات تو ہر خاص و عام پر واضح ہے کہ میڈیا اور ٹی وی چینلوں پر اسلام دشمن طاقتوں اور ان کے نمک خواروں کا قبضہ ہے جو آئے دن نت نئے طریقوں سے اسلام کو مسخ کرنے کی کوششوں اور باطل عقائد و نظریات کا پرچار کرنے کے لئے سرگرم ہیں۔

تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کو راہِ راست پر لانے کے لئے دن رات اَنتھک کوشش فرماتے رہے لیکن سردارانِ کفر اور بتوں کے پجاریوں نے ہمیشہ ان پاک ہستیوں کا ہر طرح سے راستہ روکنے کی کوششیں کیں، چناں چہ انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کے ماننے والوں پر ظلم و تشدد، قید و بند، بائیکاٹ وجلاوطنی الغرض ظلم وستم کا ہر حربہ آزمایا گیا۔ گالی گلوچ، طعن و تشنیع، تمسخرانہ نقلیں اتارنے، ہنسی و مذاق کرنے کا یہ سلسلہ آج تک جاری ہے اور پورا زورِ کفر اس بات پر صرف ہو رہا ہے کہ اسلام کو مختلف انداز سے نشانہ بنا کر مسلمانوں کا تعلق اسلام، قرآن اور صاحبِ قرآن سے کسی طرح توڑا جائے۔ کفر کی یہ سازشیں مختلف طریقوں سے جاری ہیں۔

16

اسی سلسلہ کی کڑی ہے کہ کچھ عرصہ سے انبیاء کرام علیہم السلام پر بڑی تیزی سے فلمیں پھیلائی جارہی ہیں، جو درحقیقت ان مقدس ترین ہستیوں کی بدترین توہین اور کردارکشی اور اسلام دشمنوں کی گہری سازش ہے۔ حقیقت سے ناواقف مسلمان ان فلموں کو انبیاء کرام علیہم السلام سے اپنی ایمانی محبت اور ان کی قربانیوں کو ملاحظہ کرنے کے جذبہ سے دیکھتے ہیں جو لاعلمی میں نہ صرف بہت بڑے جرم کے مرتکب ہو رہے ہیں بلکہ بہت سارے مسلمان تو اپنے ایمان ہی سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ کافروں اور مشرکوں کو توحید کے پیکران انبیاء کرام علیہم السلام کے مقدس کردار سے ہرگز محبت نہیں لہٰذا ان کا ان فلموں کو عام کرنے کا مقصد انبیاء کرام علیہم السلام سے لگاؤ اور محبت نہیں بلکہ ان مقدس ہستیوں کی نقلیں اتارنا، ہنسی مذاق اور ان کی

توہین، اور انبیاء کرام علیہم السلام کے کردار کے حوالہ سے غلط فہمیوں کو پھیلانے کی ناپاک جسارت ہے۔

**ان فلموں کے دیکھنے کے نقصانات:** (1) غیر نبی پر نبی کا اطلاق کیا جاتا ہے، غیرِ نبی کو نبی کے طور پر پکارا جاتا ہے، جواباً وہ بھی اپنے آپ کو نبی ظاہر کرتا ہے (2) درپردہ ختم نبوت کا انکار اور نبوت کے جاری رہنے کا تاثر ملتا ہے، جو مرزائیوں کی دن رات کی سازش ہے۔ (3) انبیاء کرام کے مقدس کرداروں کو کافروں، نجس مشرک اداکاروں کے ذریعہ کروانا اور انہیں دیکھنا بدترین توہین ہے۔ نیز اس کے علاوہ اِس میں بہت سے مواقع پر انبیاء کرام کی عظمت و تقدس کو پامال کیا گیا ہے جو صریح کفر تک لے جاتی ہے۔

غور کرنے سے اِن تماشوں میں بہت سی خرافات وخطرات ہیں جن میں بعض صاف طور پر کفر اور بعض گمراہی اور بعض خطرات فسق وفجور اور حرام میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

**اِن فلموں کا حکم:** (1) سخت حرام ہیں (2) ایسی فلموں کے بنانے والے، اس میں کسی قسم کا تعاون کرنے والے (مثلاً ترجمہ کرنے والے، اَداکاری کرنے والے وغیرہ) توہین کے مرتکب ہونے کی وجہ سے کافر و مرتد ہو چکے، اگر سچے دل سے توبہ نہ کریں تو حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ان کو قرارِ واقعی سزا دے تاکہ دوسروں کے لئے عبرت ہو سکے اور فوراً ان فلموں پر پابندی لگائی جائے۔ ہم سب کی بھی ذمہ داری ہے کہ اپنی اپنی ہمت کے مطابق مسلمان بھائیوں کو اس حرام وکفر سے بچانے کی پوری فکر و کوشش کیجئے۔ (3) اپنے آپ کو نبی کہنا، کہلوانا، ظاہر کرنا یا غیر نبی کو نبی بنانا اور نبی والی ایکٹنگ کرنا، کروانا اور ایسی فلموں کو بنانے، اور کیبل وغیرہ پر چلانے والے، نمائش کرنے، تشہیر کرنے والے اور ایسی فلموں کو جائز یا ثواب سمجھ کر دیکھنے والے، دوسروں کو بھی ترغیب دینے والے سب توہین آمیز کفریہ حرکات کے مرتکب ہوئے ہیں۔ لہٰذا ان سب لوگوں کے ذمہ توبہ واستغفار کرتے ہوئے اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید لازم ہے۔ (4) صحابہ کرام والی فلموں کے مرتکب توہینِ صحابہ کے سخت گناہ کے مرتکب ہونے کی وجہ سے فاسق ہوئے، ان کے ذمہ توبہ واستغفار اور آئندہ احتیاط لازم ہے۔ (5) اِن فلموں کا کاروبار، خرید وفروخت بہت سخت حرام ہے۔ ان کے ذمہ بھی احتیاطاً تجدید ایمان وتجدید نکاح بھی ہے۔

ان فلموں میں انبیاء کرام اور صحابہ کرام کے لبادہ میں چلنے پھرنے والے یہودیوں اور اِن نجس مشرکوں پر لعنت بھیجئے اور اسلام دشمنوں کی چالوں سے اپنے مسلمان بھائیوں کو آگاہ کیجئے اور اپنی ہمت کے مطابق ان سازشوں کا سدباب بھی کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ نصیب فرماویں آمِین ثُمَّ آمِین یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔



انبیاء کرام پر بنی ہوئی فلموں کو شوق سے دیکھنے والے اپنے ایمان کی فکر کر لیں۔ (ادارہ)

# تبصرہ و تعارف

**نام کتاب:** گلستانِ دل **صفحات:** 240
**جامع و مرتب:** قاری محمد اسحاق ملتانی
**ملنے کا پتہ:** ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ۔ چوک فوارہ، ملتان

زیرِ تبصرہ کتاب سلسلۂ تھانوی کے چشم و چراغ حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات وحالات پر مبنی ہے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب حکیم الاُمّت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیعت اور اُن کے تین خلفاء کے چشمۂ فیض سے سیراب ہوئے۔

یہ کتاب دو حصّوں پر مبنی ہے: حصّۂ اوّل میں حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجالس و خطبات کا ذکر ہے جن میں سے چند عنوانات یہ ہیں: ایمان وتقویٰ، حضور ﷺ کی اپنی اُمّت پر رحمت وشفقت، نماز، حج، اصلاحِ نفس، آدابِ معاشرت، صحبتِ صالحین وغیرہ۔

اور حصّۂ دوم حضرت ڈاکٹر صاحب کے ملفوظات و حالات پر مشتمل ہے۔ جس میں دو اہم مضامین شامل ہیں۔ ایک حضرت مفتی عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے اور دوسرا حضرت مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ کے قلم سے۔ ماشاء اللہ تعالیٰ کتاب کا کاغذ عمدہ ہے، ٹائٹل خوب صورت ہے اور کتاب کا تمام مواد عارف ربّانی کے پرنور الفاظ سے مزیّن اور آپ کے سبق آموز حالات سے آراستہ ہے۔

**نام کتاب:** گنبدِ خضریٰ کے سایہ میں
**از قلم:** شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب
**صفحات:** 256 **ناشر:** القاسم اکیڈمی، جامعہ ابی ہریرۃ، خالق آباد، نوشہرہ۔ خیبر پختونخواہ

زیرِ تبصرہ کتاب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب (مہتمم جامعہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک) کے سفرِ حرمین شریفین کی یادوں پر مشتمل ہے۔ آپ نے یہ سفر 1963ء کے اواخر سے جون 1964ء تک کیا۔

اس کتاب میں دورانِ سفر پیش آمدہ حالات، واقعات، مکتوبات، زیارات، بزرگوں کی نوازشات اور ملاقات کو پُرسوز انداز میں بیان کیا گیا ہے جس سے قاری کیف ومستی میں ڈوب جاتا ہے اور اپنے رگ وپے میں ایک خاص لذّت محسوس کرتا ہے۔ آخرِ کتاب میں اُمّت کے اکابر علماء ومشائخ کی بارگاہ رسالت سے عشق ومحبّت کے چند نمونہ بھی پیش کیے گئے ہیں۔ جس کے پڑھنے سے ہر مسلم اپنے دل میں موجود عشقِ نبوی ﷺ کی چنگاری میں جوش محسوس کرتا ہے۔ بہرحال اس کتاب کے مطالعہ سے قاری بلاشبہ حرمین شریفین کی برکات محسوس کرے گا، اور اس کے دل میں اس مقدس اور مبارک سفر کی اُمنگ پیدا ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ان کتابوں کو مقبولِ عام بنائے آمین ثم آمین۔

**جب** یہ بات معلوم ہو جائے کہ کتاب یا رسالہ اہلِ حق کا ہے تو پھر مکمل اعتماد کیجئے اور جو پڑھتے جائیں عمل بھی کرتے جایئے اور باحوالہ باتیں ہوں تو آگے پھیلایئے۔

# ذِبح کے احکام

مولانا محمد عمر فاروق صاحب، لاہور

حضرت شداد بن اوس ؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں خوش اسلوبی اور سلیقہ مندی فرض کی ہے۔اس لئے جب تم (کسی دشمن کو قصاص وغیرہ میں) قتل کرو تو خوش اسلوبی سے قتل کرو اور جب تم کوئی جانور ذبح کرو تو خوش اسلوبی سے ذبح کرو اور اس کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ اپنی چھری کو پہلے سے تیز کر لیا کرو اور (اس طرح) جانور کو موت کی تکلیف سے جلدی راحت دے دیا کرو"۔ [مسلم:5167]

سلیقہ مندی ہر عمل کی جان ہے اور شریعت اس کی بڑی نگہبان ہے، شریعت نے ہر ہر چیز میں اس کی تعلیم دی ہے اور تاکید بھی کی ہے۔

جانور کا ذبح کرنا تو اس سے اعلیٰ و افضل انسان کی غذا کی خاطر حلال کیا گیا ہے لیکن ذبح کرنے میں جانور کی تکلیف کا خیال نہیں کیا جاتا اس لئے درج ذیل امور کا خیال رکھنا ضروری ہے:

1 جانور کو ذبح کرنے سے پہلے چارہ کھلائے، پانی پلائے، بھوکا پیاسا رکھنا مکروہ ہے۔

2 مذبح (جس جگہ جانور کو ذبح کیا جائے) میں لے جاتے وقت گھسیٹ کر لے جانا مکروہ ہے۔ 3 آسانی سے جانور کو گرائے بے جا سختی کرنا مکروہ ہے۔ 4 قبلہ رخ بائیں کروٹ لٹائے کہ جان آسانی سے نکلے، اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔ 5 چار پیروں میں سے تین باندھے۔ 6 چھری تیز رکھے، کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔ 7 چھری اگر تیز کرنا ہو تو جانور سے چھپا کر تیز کرے کیوں کہ سامنے اور لٹانے کے بعد تیز کرنا مکروہ ہے۔

**حدیث شریف** میں ہے کہ ایک شخص جانور کو پچھاڑ کر چھری تیز کرنے لگا تو یہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"تم بکرے کو ایک سے زائد بار موت دینا چاہتے ہو"۔ [طبرانی اوسط:3590]

8 ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا مکروہ ہے۔ 9 سختی سے ذبح نہ کرنا کہ سر الگ ہو جائے یا حرام مغز (گردن کے اندر سفید رگ) تک چھری اُتر جائے یہ مکروہ ہے۔ 10 گردن کے اوپر سے ذبح کرنا مکروہ ہے اور منع ہے کیوں کہ اس میں جانور کو ضرورت سے زائد تکلیف پہنچانا ہے۔

مذکورہ بالا احکام قربانی کے جانور کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر ذبیحہ کے لئے ہیں۔

(فتاویٰ رحیمیہ 98/1 بحوالہ ہدایہ، ردالمختار، شامی)

# ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق

مولانا محمد شریف صاحب، لاہور

اسلام ایک ایسا نظامِ زندگی ہے جو ہر ہر قدم پر ہماری راہ نمائی کرتا ہے اور ہمیں امن وسلامتی اور عافیت کا درس دیتا ہے۔

اسلام ہمیں ایسے اصول اور ضوابط سکھاتا ہے کہ اگر ہم صحیح معنیٰ میں ان اصولوں پر عمل کریں تو تب ہی ہم ایک پُرسکون اور امن وعافیت والی زندگی گزار سکتے ہیں اور دنیا میں رہتے ہوئے بھی ہم جنّتی زندگی کا کچھ ذائقہ چکھ سکتے ہیں۔

آج کے اس فتنہ وفساد کے دور میں ہمیں ایک پُرامن اور پُرسکون معاشرہ کی ضرورت ہے، ظاہر ہے کہ معاشرہ افراد سے مل کر بنتا ہے اور یہ پُرامن وپُرسکون معاشرہ تب ہی میسر آسکتا ہے کہ جب ہر فرد ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھے، جب ہر فرد ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھے گا تو معاشرہ خود بخود پُرامن ہوجائے گا اور یوں ایک امن کی فضا قائم ہوجائے گی۔

علامہ اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ جس میں مسلمانوں کے ایک دوسروں پر حقوق کا تفصیلی ذکر ہے۔

(1) اپنے مسلمان بھائی کی لغزش معاف کرے۔ (2) اس کے رونے پر رحم کرے۔ (3) اس کے عیب کو چھپائے (4) اس کے عذر کو قبول کرے۔ (5) اس کی تکلیف کو دور کرے۔ (6) ہمیشہ اس کی خیر خواہی کرتا رہے۔ (7) اس کی حفاظت اور اس سے محبت کرے۔ (8) اس کی رعایت کرے۔ (9) بیمار ہو تو عیادت کرے۔ (10) فوت ہوجائے تو جنازہ پر حاضر ہو۔ (11) اس کی دعوت قبول کرے۔ (12) اس کا ہدیہ قبول کرے۔ (13) اس کے احسان کا بدلہ دے۔ (14) اس کی نعمت کا شکریہ ادا کرے۔ (15) اس کے اہل وعیال کی حفاظت کرے۔ (16) موقع پر اس کی نصرت ومدد کرے۔ (17) اس کی درخواست کو سنے۔ (18) اس کی نیک سفارش قبول کرے۔ (19) اس کی حاجت پوری کرے۔ (20) اس کی مراد سے ناامید نہ کرے۔ (21) وہ چھینک کر اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہے تو یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے۔ (22) اس کی گم شدہ چیز اس تک پہنچائے۔ (23) اس کے سلام کا جواب دے۔ (24) نرمی وخوش خلقی سے گفتگو کرے۔ (25) اس کے ساتھ احسان کرے۔ (26) اگر وہ اس کے بھروسہ پر قسم کھالے تو اس کے اعتماد کو پورا کرے۔ (27) اگر اس پر کوئی ظلم کرتا ہو تو روک دے۔ (28) اس کے ساتھ



 حدیث: دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے اور زمین وآسمان کا نور ہے۔ [مستدرکِ حاکم: 1812]

دشمنی نہ کرے۔ 29 اس کو رسوانہ کرے۔
30 جو بات اپنے لئے پسند کرے اس کے لئے بھی کرے۔ 31 ملاقات کے وقت سلام کرے، ہو سکے تو مصافحہ بھی کرے۔
32 اگر کوئی رنجش ہو جائے تو تین دن سے زیادہ قطع تعلق نہ کرے۔ 33 بدگمانی نہ کرے۔ 34 اس پر حسد و بغض نہ کرے۔
35 امر بالمعروف ونہی عن المنکر (نیکی کی تاکید اور گناہ سے منع کرے)۔ 36 چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی عزّت کرے۔ 37 دو مسلمانوں کا جھگڑا ہو جائے تو صلح کرا دے۔
38 کسی کی غیبت نہ کرے۔ 39 کسی کے مال و آبرو کو نقصان نہ پہنچائے۔ 40 تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں دو آدمی تنہا بات نہ کریں 41 کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔
(ترغیب وترہیب، بحوالہ اصلاحی نصاب ص:437)

یہ وہ حقوق ہیں کہ اگر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے ان حقوق کا خیال رکھے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ زندگی پر سکون اور جنّت کا نمونہ بن جائے گی۔ جیسا کہ ایک شاعر نے کہا ہے ۔

بہشت آں جا کہ آزارے نہ باشد
کسے رابا کسے کارے نہ باشد

"جنّت تو وہ جگہ ہے کہ جہاں کوئی تکلیف نہیں ہوتی، کسی کو کسی سے معاملہ نہیں ہوتا ہے ہر ایک امن میں ہوتا ہے"۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حقوق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ان تمام باہمی حقوق کو بھی ادا کرنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین۔



## بقیہ:...... فہمِ قرآن

ان بدکاروں کو پکڑنے کا ذریعہ ہے۔ اسی طرح ان برے لوگوں کی بدی واضح کرنے کے لئے فرشتے امتحان کے طور پر آئے تھے، یہ نہیں کہ وہ انسان بن گئے تھے اور پھر انسانی خواہشات ان میں پیدا ہو گئیں اور پھر وہ گناہ میں مبتلا ہو گئے۔ (مَعَاذَ اللّٰہ) فرشتوں کی صفت ہے کہ لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ ۔ ﴿التحریم:6﴾ جو رب نے حکم دیا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے۔

# مسائلِ قربانی

یکے از تلامذہ
حضرت صوفی صاحب دامت برکاتہم

قربانی ایک اہم عبادت ہے اور شعائرِ اسلام میں سے ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں بھی اس کو عبادت سمجھا جاتا تھا مگر بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے۔ اسی طرح آج تک بھی دوسرے مذاہب میں قربانی مذہبی رسم کے طور پر ادا کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو سورۂ کوثر میں حکم دیا ہے کہ ''جس طرح نماز اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی نہیں ہوسکتی اسی طرح قربانی بھی اسی کے نام کی ہونی چاہئے''۔ [الکوثر:2]

نبی کریم ﷺ مسلمانوں کو قربانی کی تاکید فرماتے تھے، اسی لئے جمہورِ اسلام کے نزدیک قربانی ''واجب'' ہے۔ (شامی)

## قربانی کس پر واجب ہے؟

قربانی ہر مسلمان، عاقل، بالغ، مقیم پر واجب ہے، جس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا مال اس کی حاجاتِ اصلیہ سے زائد موجود ہو، یہ مال خواہ سونا، چاندی یا اس کے زیورات ہوں یا مالِ تجارت یا ضرورت سے زائد گھریلو سامان یا رہائشی مکان سے زائد کوئی مکان وغیرہ ہو۔ (شامی)

**مسئلہ**: جس شخص پر قربانی واجب نہ تھی، اگر اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اس کی قربانی واجب ہوگئی۔ (شامی)

## قربانی کے دن:

قربانی کی عبادت صرف تین دن کے ساتھ مخصوص ہے، دوسرے دنوں میں قربانی کی کوئی عبادت نہیں۔ قربانی کے دن ذی الحجہ کی ۱۰، ۱۱، ۱۲ / تاریخیں ہیں، اس میں جب چاہے قربانی کرسکتا ہے البتہ پہلے دن کرنا افضل ہے۔

(جواہر الفقہ جلد اول)

## قربانی کا وقت:

جن بستیوں میں یا شہروں میں نمازِ جمعہ وعیدین جائز ہیں وہاں نمازِ عید سے پہلے قربانی جائز نہیں، اگر کسی نے نماز سے پہلے قربانی کردی تو اس پر دوبارہ لازم ہے، البتہ چھوٹے گاؤں جہاں جمعہ وعیدین کی نمازیں نہیں ہوتیں یہ لوگ دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد قربانی کرسکتے ہیں، ایسے ہی اگر کسی عذر کی وجہ سے نمازِ عید پہلے دن نہ ہوسکے تو نمازِ عید کا وقت گزر جانے کے بعد قربانی کرنی درست ہے۔ (درِّ مختار)

**مسئلہ**: قربانی رات کو بھی جائز ہے مگر بہتر نہیں۔ (شامی)

## قربانی کے جانور:

قربانی کے جانور شرعاً مقرر ہیں:

گائے، بیل، بھینسا، اونٹ، اونٹنی، بکرا، بکری،



 **حدیث**: وہ شخص کامل مؤمن نہیں ہوسکتا جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔ [بیہقی:3389]

بھیڑ، بھیڑا، دنبہ، دنبی، کی قربانی ہوسکتی ہے۔
ان کے علاوہ کسی جانور کی قربانی درست نہیں اگرچہ کتنا زیادہ قیمتی ہواور کھانے میں جس قدر بھی مرغوب ہو۔ لہٰذا ہرن کی قربانی نہیں ہوسکتی، اسی طرح دوسرے حلال جنگلی جانور قربانی میں ذبح نہیں کیئے جاسکتے۔ (عالمگیری)

## قربانی کے جانور کی عمریں:

گائے، بیل، بھینس، بھینسا کی عمر کم ازکم دو سال اوراونٹ، اونٹنی کی عمر کم ازکم 5 سال اور باقی جانوروں کی عمر کم ازکم ایک سال ہونا ضروری ہے۔ ہاں! اگر بھیڑ یا دنبہ سال سے کم کا ہولیکن موٹا تازہ اتنا ہوکہ سال بھر والے جانوروں میں چھوڑ دیا جائے تو فرق محسوس نہ ہوتواس کی قربانی بھی ہوسکتی ہے بشرطیکہ چھ مہینے سے کم کا نہ ہو۔

(قربانی کے فضائل ومسائل ص:44)

## کیسے جانور کی قربانی جائز ہے؟

چوں کہ قربانی کا جانور بارگاہِ خداوندی میں پیش کیا جاتا ہے اس لئے جانور بہت عمدہ، موٹا، تازہ، صحیح سالم، عیبوں سے پاک ہو۔
جو جانور بالکل اندھا ہو یا کانا ہو یا ایک آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ روشنی جاتی رہی ہو یا ایک کان کا تہائی حصہ یا اس سے زائد کٹ گیا یا دُم کٹ گئی ہو یا دُم کا ایک تہائی سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہو یا اتنا دُبلا جانور ہوکہ اس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو اس کی قربانی جائز نہیں، اگر جانور دُبلا ہومگر بہت زیادہ دبلا نہ ہو تو اس کی قربانی ہوجائے گی۔ (عالمگیری)

**مسئلہ:** اگر مادہ جانور کی قربانی کی اوراس کے پیٹ میں سے بچہ نکل آیا تب بھی قربانی ہوگئی اگروہ بچہ زندہ ہے تو اس کو بھی ذبح کردیں۔ (قربانی کے فضائل ومسائل ص:48)

## قربانی کی کھال:

مدارسِ اسلامیہ کے غریب اور نادار طلبہ قربانی کی کھالوں کا بہت اچھا مصرف ہیں کہ اس میں صدقۂ جاریہ کا ثواب بھی ہے اور علمِ دین زندہ کرنے کی خدمت بھی۔ (جواہر الفقہ جلد اول)

**مسئلہ:** قربانی کا گوشت خود کھائے اور اپنے رشتہ ناطہ کے لوگوں کو دے دے اور فقیروں محتاجوں کو خیرات کرے، اور بہتر یہ ہے کہ تہائی حصہ سے کمی نہ کرے لیکن اگر کسی نے تھوڑا ہی گوشت خیرات کیا تو بھی کوئی گناہ نہیں۔ (بہشتی زیور 41/3 بحوالہ الھدایہ)

**مسئلہ:** قربانی کا گوشت یا چربی یا چھیچھڑے قصائی کو مزدوری میں نہ دے بلکہ مزدوری اپنے پاس سے الگ دے۔ (شامی 478/5)

نیکیوں کے لحاظ سے ماہِ رمضان جیسا سیزن دو ماہ بعد کیسے آگیا؟ اس کے جواب کے لئے اِسی شمارہ کے صفحہ 6+7 کو ملاحظہ کیجئے

رزق کی پریشانیاں

# فقر و فاقہ کا علاج کیا ہے؟

خواتین کا علم و عمل

مرسلہ محمد سفیان فاروق، جہلم

پچھلے شمارہ میں آپ نے پڑھا تھا کہ ”فقر و فاقہ کیوں ہوتا ہے؟
اب ”فقر و فاقہ کا علاج کیا ہے؟“ اس کو جانتے ہیں۔

1 سب سے پہلے ہر قسم کے گناہ سے توبہ کیجئے اور آئندہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا پختہ ارادہ کیجئے۔

2 جہاں تک ہو سکے تقویٰ (نیکی) کی زندگی گزاریئے، وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا٥ ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کشادگی کی راہ نکال دیتے ہیں“۔ ﴿الطلاق:2﴾

3 اگر کسی قسم کا سودی لین دین ہو تو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیجئے کیوں کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ”اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ [البقرۃ:276] یعنی سود کی وجہ سے مال میں نحوست آتی ہے اور برکت اُٹھ جاتی ہے۔ 4 کچھ نہ کچھ صدقہ کا معمول بنایئے، کوئی حدّ مقرر نہیں جتنا آسانی سے دے سکیں دیجئے۔ حدیث میں ہے ”صدقہ برائی اور مصیبتوں کے ستر دروازوں کو بند کرتا ہے“۔ [طبرانی کبیر:4403] 5 اگر کوئی مستحق نظر آئے تو چپکے سے امداد کیجئے نمود و نمائش مقصد نہ ہو۔ 6 رزق کی ناقدری سے خاص طور پر احتیاط کریں، خواہ روٹی کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو ضائع نہ کیجئے بلکہ جان دار (کتا، بلی، مرغی، چڑیا، چیونٹی وغیرہ) کو کھلایئے۔



7 اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ٥ [الشوریٰ:19]
حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ جو شخص صبح کو ستر مرتبہ پابندی سے یہ آیت پڑھا کرے وہ رزق کی تنگی سے محفوظ رہے گا اور فرمایا کہ یہ بہت مجرب عمل ہے۔ (معارف القرآن)

8 حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ”جو شخص ہر رات کو سورۂ واقعہ پڑھ لے اسے کبھی بھی فاقہ نہ ہوگا یعنی تنگ دستی لاحق نہ ہوگی۔ [بیہقی 492/2] ایک حدیث میں آتا ہے ”اپنی عورتوں کو سورۂ واقعہ سکھاؤ کیوں کہ وہ مال داری لانے والی سورۃ ہے“۔ [دیلمی:4005]

9 اگر گھر، دوکان یا دفتر میں کسی قسم کی جان دار کی تصویر ہو تو اسے ضائع کیجئے یا اس کے منہ کو مٹا دیجئے کیوں کہ ایسی جگہ جہاں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے۔ [بخاری:3144، مسلم:3656]

10 ان سب کے ساتھ ساتھ رزقِ حلال کا بڑا سبب پنج وقتہ نمازیں ہیں جن کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو آمین۔


**حدیث**: بندہ کے دل میں کبھی بخل اور ایمان جمع نہیں ہو سکتے (یعنی مؤمن بخیل نہیں ہوتا)۔ [نسائی:3112]

# بیٹی کی رخصتی کے وقت ماں کی دس نصیحتیں

خواتین کا علم و عمل

مرسلہ: اُمِّ محمد (پتوکی)

کندہ کے حکمران عمرو بن حجر نے اُمّ ایاس بنتِ عوف مسلم الشیبانی کو شادی کا پیغام بھیجا، شادی کے بعد رُخصتی سے پہلے لڑکی کی ماں اُمامہ بنتِ حارثہ رحمہا اللہ نے اپنی بیٹی سے تنہائی میں بات چیت کی اور حسبِ ذیل نصیحتیں کی:

**بیٹی**! تیرا وہ نشیمن پیچھے چلا گیا جس میں تو پروان چڑھی، اب تیرا رُخ ایسے آشیانہ کی طرف ہے جس سے تو واقف نہیں، وہاں تیرا ہم نشیں وہ ہے جو تیرا آشنا سا نہیں، آج تو اس کی زیرِ نگیں ہے اس لئے تو اس کی کنیز بن کر رہنا وہ تیرا تابع دار غلام بن کر رہے گا، اس کے لئے **دس عادتیں** اپنے اندر پیدا کر یہ تیرے لئے زندگی میں بھی شوہر کی دعاؤں کا سبب ہوں گی اور موت کے بعد بھی نیک نامی کا ذریعہ ہوں گی اور آگے چل کر تیرے کام آئیں گی:

**1، 2** قناعت کے ساتھ ساتھ اس کے لئے تواضع وانکساری برتنا، اس کی ایک ایک بات غور سے سننا اور اس کی اطاعت کرنا۔

**3، 4** شوہر کی پسندیدہ خوشبو کا استعمال رکھنا، اس لئے کہ جب اس کی تجھ پر نگاہ پڑے تو اس کی طبیعت میلی نہ ہونے پائے، تیرے بدن سے ایسی کوئی مہک نہ آئے جو اسے ناپسند ہو اور یاد رکھنا کہ شوہر کی آنکھ میں بھلی معلوم ہونے کے لئے سُرمہ استعمال کرنا اور یہ آسان چیز ہے جو ہر ایک کو میسر بھی ہے۔ اور شوہر کے ناک میں بدبو نہ جائے اس کے لئے پانی کا استعمال خوب کرنا یعنی وضو اور غسل کا خوب اہتمام کرنا یہ سب سے اچھی خوشبو ہے۔



**5، 6** اس کے سونے، کھانے کے اوقات کا لحاظ رکھنا کیوں کہ دیر تک بھوک برداشت کرنے سے آگ سی بھڑک اُٹھتی ہے اور نیند میں کمی آنے سے غصہ تیز ہوتا ہے۔

**7، 8** اس کے مال کی حفاظت کرنا اور اہل وعیال اور اس کے مقام ومرتبہ کا خیال رکھنا اور ہاں! مال کی بہترین نگہداشت حسنِ انتظام سے ہوتی ہے اور اہل وعیال کی حفاظت حسنِ تدبیر سے ہوتی ہے۔

**9، 10** اس کی حکم عدولی نہ کرنا، نہ ہی اس کے راز کو فاش کرنا، اگر تو نے اس کی نافرمانی کی اس کا سینہ غصہ سے بھڑک اُٹھے گا اور اگر اس کے راز کھول دیئے تو اس کے فریب سے حفاظت ممکن نہ ہوگی۔ وہ کبھی تم پر اعتماد نہ کرے گا کبھی تمہیں اپنا نہ سمجھے گا، جب وہ رنجیدہ ہو تو اس کے سامنے ہرگز خوشی کا اظہار نہ کرنا بلکہ اس کے غم میں پوری طرح شریک ہو کر اس کو تسلی وتشفی دینا اور اگر خوش ہو تو کبھی رنج وغم کا اظہار نہ کرنا۔ (العقد الفرید 420/2)

**حدیث**: مسکین کو اپنے ہاتھ سے دینا بری موت سے بچاتا ہے۔ [طبرانی کبیر: 3229]

# اللہ تعالیٰ سے محبّت خالص ہو

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایک عورت آئی، کہنے لگی:
حضرت! اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے کہ میں اپنا نقاب اُٹھاؤں اگر پردہ کا حکم نہ ہوتا تو میں آپ کو اپنا چہرہ ضرور دکھاتی، میں کتنی خوب صورت ہوں اس کے باوجود میرا خاوند دوسری شادی کرنا چاہتا ہے، تو شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ غش کھا کر گر گئے۔لوگ بڑے حیران ہوئے کہ کس بات پہ غش آگیا، اُن کے پاس ایک عورت اپنی بات لے کر آئی ہے، اپنی غیرت کا تقاضہ لے کر آئی ہے۔ جب ہوش آیا تو فرمایا اے لوگو! یہ مخلوق ہے جو محبت میں غیر کو شریک نہیں کر رہی تو اللہ تعالیٰ اپنی محبت میں کسی غیر کی شرکت کو کیسے برداشت کرے گا؟ (ایمان افروز واقعات ص: 176)

## ایک بڑھیا کا قرآن مجید سے تعلق:

حجاج بن یوسف نے ایک بڑھیا کے بچے پر بہت ظلم کیا، بڑھیا آئی اور ڈانٹتے ہوئے حجاج سے کہا: تو ظلم سے باز آجا! ورنہ اللہ تعالیٰ تجھے اس طرح مٹا دیں گے جس طرح اس نے قرآن مجید کے پہلے پندرہ پاروں سے کَلَّا کا لفظ اُڑا کر رکھ دیا، حجاج خود بھی حافظ اور قاری تھا بلکہ عالم بھی تھا اگرچہ طبیعت کا بہت زیادہ سخت تھا، اس نے فوراً قرآن کریم میں نگاہ ڈالی پہلے پندرہ پاروں میں کہیں کَلَّا کا لفظ نظر نہ آیا تو کہنے لگا: اگر میں کَلَّا کا لفظ پالیتا تو تجھے ضرور سزا دلواتا۔

**سوچنے کی بات ھے کہ** اس وقت کی عورتیں بلکہ بوڑھیاں بھی علمی انداز میں بات کیا کرتی تھیں، اور قرآن کریم میں اتنی گہری نظر رکھتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی قرآن کریم پڑھنے، سیکھنے اور اس پر غور و فکر کرنے کی توفیق عطا فرمادیں۔ آمین (از سکون دل ص:176)

مرسلہ
بنتِ عبیداللہ زاہد، سرگودھا



اُمّتِ مرحوم کا جب تک تھا قرآن پر عمل
اس کی شوکت ساری دُنیا میں رہی ضرب المثل
چھوڑ کر قرآن کو مسلم، حق سے بیگانہ ہوا
دین بھی رُسوا کیا اور آپ بھی رُسوا ہوا

دغا، مکر و حرص و ہوی دل کے اندر
حسد، بغض، کبر، ریا دل کے اندر
نہیں اس زمانہ میں کیا دل کے اندر
نہیں ہے تو خوفِ خدا دل کے اندر

**حدیث:** جس عورت کا اس حال میں انتقال ہو کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں جائے گی۔ [ترمذی: 1116]

# بہو اور سسر زیادہ محتاجِ احتیاط ہیں

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

سسر اور بہو کا رشتہ باپ اور بیٹی کا ہے۔ لیکن اس رشتہ کا احترام نہ کرنے کی وجہ سے بہت سی پریشانیاں اور مسائل سامنے آتے رہتے ہیں جو قابلِ اصلاح ہیں۔

**کہیں** بہو سسر کا خیال نہیں رکھتی، ان کی خدمت کو بعض دفعہ مصیبت سمجھتی ہے، خاص طور پر ان کے بیٹے کی غیر موجودگی میں ڈانٹ ڈپٹ کرنا اور تذلیل و توہین کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی، یوں مختلف طریقوں سے پریشان رکھ کر اپنا دباؤ رکھنا چاہتی ہے۔ اور ساس و سسر بیٹے کے گھر کی خوشحالی کی خاطر یہ ستم سہتے رہتے ہیں۔ حالاں کہ بیٹے کی تعلیم و تربیت اور جائداد پر ہونے والی ساس و سسر کی محنت کا فائدہ بہو ساری زندگی اُٹھاتی ہے۔ اس لئے ساس و سسر والدین ہونے کے ساتھ ساتھ عظیم محسن بھی ہیں۔

**کہیں** بہو کو بیٹی کے بجائے غلام سمجھا جاتا ہے اسے اس کے جائز حقوق سے بھی محروم رکھا جاتا ہے دوسروں کے سامنے اس کی تذلیل کی جاتی ہے، کہا جاتا ہے کہ اپنے کمرے میں گھسی رہتی ہے، اپنے بناؤ سنگھار میں لگی رہتی ہے، ہر وقت اپنے بچوں ہی کی فکر میں پڑی رہتی ہے، ہماری خدمت نہیں کرتی، بہو کی ذرا ذرا سی غلطیوں کو بڑھا چڑھا کر بتاتے ہیں، مختلف طریقوں سے شوہر کو بھڑکایا جاتا ہے کہ کیا گھٹیا خاندان ہے، یہ تمہارے جوڑ کی نہیں ہے، اسے چھوڑ دو، ہم کوئی اور اچھا سا رشتہ تلاش کرلیں گے۔ زیادتی ساس و سسر کی جانب سے ہو یا بہو کی طرف سے بہر حال ظلم ہے۔

از مدیر ماہ نامہ علم و عمل، لاہور



**کہیں** بعض لوگ حد سے زیادہ ہی بہو سے خدمت لینے لگتے ہیں سب کے لئے کھانا پکانا، کپڑے دھونا اور پھر کبھی کہتے ہیں کہ سر دبادو، کبھی کہتے ہیں ہاتھ اور ٹانگیں دبادو۔ اور بعض لوگوں کی تو اس قسم کی خدمت سے بری نیت ہوتی ہے۔ اور بیٹی بیٹی کہہ کر آہستہ آہستہ دل لگی کی باتوں کی طرف آجاتے ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ کیا خشک مزاج ہو، دور دور رہتی ہو، ہمارے پاس بیٹھا کرو، باتیں کیا کرو، میں تمہیں شاپنگ کے لئے لے جاؤں گا۔ اور اگر بہو خوب صورت بھی ہو تو یہ فتنہ اور بھی بڑھ جاتا ہے (اللہ تعالیٰ کی پناہ)۔ یہ کوئی مفروضہ نہیں بلکہ اِس پُرفتن دور کے معاشرہ میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے، اور بہت سارے ناگفتہ بہ واقعات رونما ہو چکے ہیں۔

**یاد رکھئے!** بہو اور سسر کا مسئلہ بہت نازک ہوتا ہے۔ اگر خدانخواستہ بری نیت (شہوت) سے سسر بہو کو ہاتھ لگادے تو بیٹے کا نکاح ہمیشہ کے لئے ٹوٹ سکتا ہے۔ [1] چار قسم کے مسائل میں ہمیشہ کے لئے کسی نہ کسی کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے، جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر سسر بہو کے ہاتھ پاؤں یا کسی بھی حصہ کو بغیر کپڑے کے چھولے اور شہوت ہو جائے یا بڑھ جائے تو بیٹے کا نکاح ہمیشہ کے لئے ٹوٹ گیا اور اب اس نکاح کو جوڑنے کی کوئی تلافی اور کوئی صورت نہیں، لہٰذا سسر کو خصوصی احتیاط کرنی چاہیے

مزید تفصیلات علم کی بارش ص: 44، 45 پر ملاحظہ کیجئے
بحوالہ فتاویٰ ھندیہ، فتاویٰ قاضی خان وغیرہ

آمین ثُمَّ آمین یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

[1] ماں بیٹا، ساس داماد، بہو سسر، باپ بیٹی ان چار مسائل میں احتیاط بہت ضروری ہے ورنہ نکاح خطرہ میں چلا جاتا ہے۔ (ادارہ)

خواتین کا علم و عمل

آئیے نماز سیکھیے! (5)

# عورتیں نماز کیسے پڑھیں؟

## دوسرا سجدہ اور اس سے اُٹھنا:

1 دوسرے سجدہ میں اس طرح جائیں کہ پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھیں پھر دونوں ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی۔

2 سجدہ کی ہیئت وہی ہونی چاہئے جو پہلے سجدہ میں بیان کی گئی۔

3 سجدہ سے اُٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اُٹھائیں، پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے۔

4 اُٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لینا بہتر ہے، لیکن اگر جسم بھاری ہو، یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے مشکل ہو تو سہارا لینا بھی جائز ہے۔

5 اُٹھنے کے بعد ہر رکعت کے شروع میں سورۂ فاتحہ سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھیں۔

## قعدہ میں:

1 قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہوگا جو سجدوں کے بیچ میں بیٹھنے کا ذکر کیا گیا۔

2 التحیات پڑھتے وقت جب اَشْهَدُ اَنْ لَّآ پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی اُٹھا کر اشارہ کریں اور اِلَّا اللّٰهُ پر گرا دیں۔

3 اشارہ کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھا کو ملا کر حلقہ بنائیں، چھنگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کرلیں اور شہادت کی انگلی کو اس طرح اُٹھائیں کہ انگلی قبلہ کی طرف جھکی ہوئی ہو، بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ اُٹھانی چاہئے۔
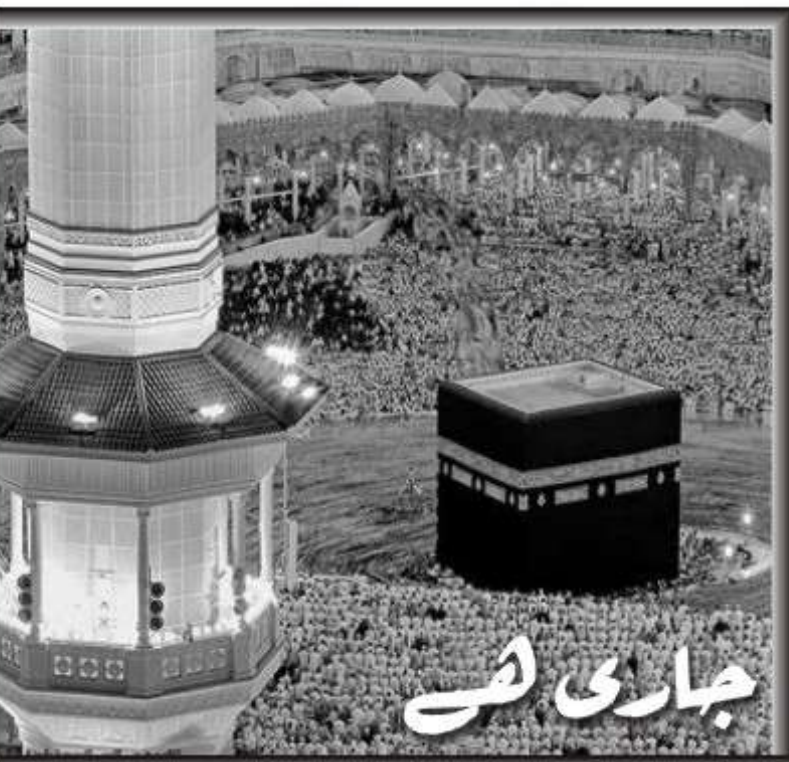
4 اِلَّا اللّٰهُ کہتے وقت شہادت کی انگلی تو نیچے کرلیں لیکن باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارہ کے وقت بنائی تھی اس کو آخر تک برقرار رکھیں.......

جاری ہے

### نماز میں انگلی سے اشارہ کی فضیلت

1 یہ اشارہ شیطان پر لوہے سے زیادہ سخت ہے۔ [مسندِ احمد: 6000]

2 نبی کریم ﷺ نماز کے آخر میں اشارہ فرماتے تھے تو مشرکین کہتے یہ اس طریقہ سے جادو کرتا ہے اور وہ جھوٹ بکتے تھے بلکہ یہ توحید کے لئے تھا۔ [طبرانی کبیر: 4177]

3 جب کوئی شخص نماز میں اشارہ کرتا ہے تو ہر اشارہ کے عوض میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں (ہر انگلی کے مقابلہ میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ [فتاویٰ عزیزی: 438 بحوالہ مستدرکِ حاکم]





حدیث: جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتے ہیں۔ [ابوداؤد: 4893]

# ایک معصوم طالبہ کا سبق آموز جواب



اسکول سے چھٹی ہوئی تو ننھی مریم سخت پریشانی میں مبتلا تھی۔ ماں نے اپنی بیٹی مریم کا مرجھایا ہوا چہرہ دیکھا تو سمجھ گئی کہ ضرور اسکول میں کوئی بات ہوئی ہے۔ بیٹی سے پوچھا ''مریم بیٹی! تم کیوں پریشان ہو کیا اسکول میں تم سے کسی نے کچھ کہا ہے؟''

ننھی مریم بولی ''امی! میں نے جو لمبی فراک پہنی ہوئی ہے میری ٹیچر اس وجہ سے مجھ سے ناراض ہیں، وہ کہتی ہیں کہ تم بھی دوسری لڑکیوں کی طرح چھوٹی قمیص پہن کر آیا کرو''۔
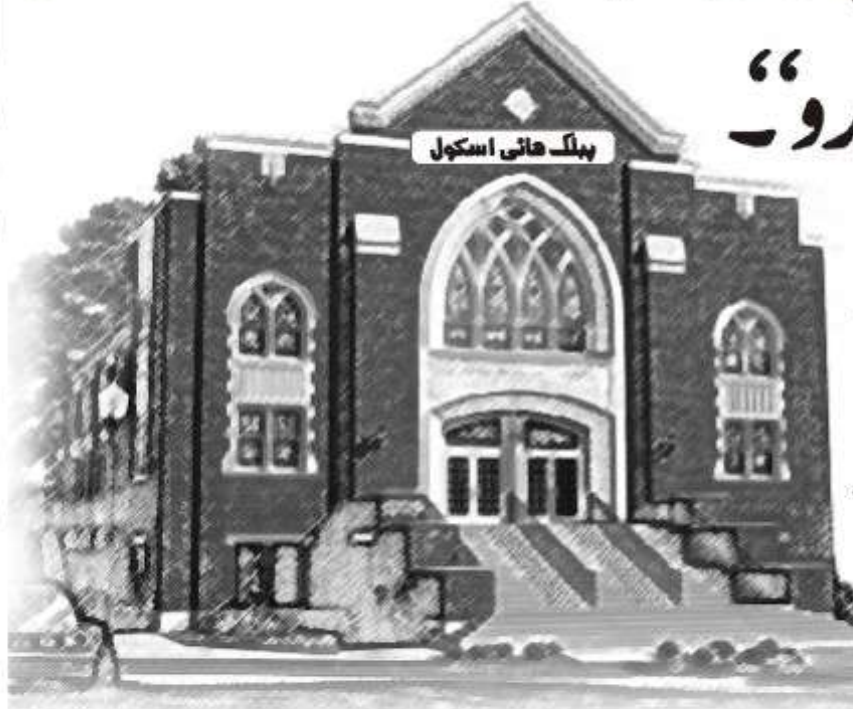
ماں نے کہا ''بیٹی یہ لباس تو مکمل شرعی ہے اور اللہ تعالیٰ کو پسند ہے''۔

جی امی! آپ کی بات درست ہے لیکن ٹیچر کو شرعی لباس اچھا نہیں لگتا۔

ماں نے کہا بیٹی! ٹیچر کو تمہارا لباس پسند نہیں اور وہ تمہیں غیر شرعی لباس پہننے پر مجبور کرتی ہیں مگر تمہیں اطاعت اور فرماں برداری تو اللہ تعالیٰ کی کرنی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، کیا تم اپنی ٹیچر کی فرماں برداری کرو گی جو اپنے نفع ونقصان کی مالک نہیں یا اللہ تعالیٰ کی جو نفع ونقصان، عزّت وذلّت اور زندگی اور موت کا مالک ہے۔

اگلے دن بچی اسی لباس میں اسکول گئی تو ٹیچر کی ناراضگی عروج پر تھی اور ٹیچر غصّہ سے پھنکار رہی تھی۔



کلاس کی لڑکیاں چپ چاپ سہمی ہوئیں ٹیچر کی گفتگو سن رہی تھیں، معصوم مریم پر دباؤ بڑھا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی، اس نے اپنی ٹیچر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میں کس کو راضی کروں اور کس کو ناراض؟ میرے علاوہ اور کون ہے جسے تم راضی کرنا چاہتی ہو؟ ٹیچر نے غصّہ سے پوچھا۔ جی! ہے۔ ننھی مریم نے معصومیت سے جواب دیا۔ کون ہے وہ؟ ٹیچر کا غصّہ بڑھ رہا تھا۔

ننھی مریم کہنے لگی وہ ایک جسے میں راضی کرنا چاہتی ہوں۔ بتاؤ وہ کون ہے؟ ٹیچر نے برہمی سے پوچھا۔

بچی نے اپنا منہ آسمان کی طرف کیا اور کہا: ''میرا اللہ... میرا اللہ میرا ربّ ہے جو آسمانوں میں ہے جسے میں راضی کرنا چاہتی ہوں''۔ کلاس روم میں سناٹا چھا گیا، ایک معصوم طالبہ کا اپنے رب پر اتنا مضبوط ایمان، ٹیچر کا ذہن گھوم رہا تھا، الحاد کی تہہ اکھڑ رہی تھی اور وہ سہمی سہمی لگ رہی تھی۔ ایک معصوم سی طالبہ نے اس کے لئے صراطِ مستقیم کی نشان دہی کر دی تھی۔

مرسلہ: محمد فواد نسیم، لاہور



**حدیث:** جسے پہچانتے ہو اسے بھی سلام کرو اور جس کو نہیں پہچانتے اس کو بھی سلام کرو۔ [بخاری: 5882، مسلم: 169]

# حجر اسود کا ایک تاریخی واقعہ

بچوں کا علم و عمل

۷/ذی الحجہ ۳۱۷ھ کو بحرین کے حاکم ابو طاہر سلیمان قرامطی نے مکہ معظّمہ پر قبضہ کرلیا، خوف و ہراس کا یہ عالم تھا کہ اس سال حج بھی نہ ہوسکا اور کوئی بھی شخص عرفات نہ جاسکا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن یہ اسلام میں پہلا واقعہ تھا کہ حج بیت اللہ موقوف ہوگیا، ابو طاہر قرامطی نے حجرِ اسود کو خانہ کعبہ سے نکالا اور اپنے ساتھ بحرین لے گیا، پھر بنو عباس کے خلیفہ مقتدر باللہ نے ابو طاہر قرامطی کے ساتھ معاہدہ کیا اور تیس ہزار دینار دیئے تب حجرِ اسود خانہ کعبہ میں واپس لایا گیا۔ یہ واپسی ۳۳۹ھ کو ہوئی۔ گویا کہ 22 سال تک خانہ کعبہ حجرِ اسود سے خالی رہا، جب فیصلہ ہوا کہ حجرِ اسود کو واپس کیا جائے تو اس سلسلہ میں خلیفۂ وقت نے ایک بڑے عالم مُحدث شیخ عبداللہ کو حجرِ اسود کی وصولی کے لئے ایک وفد کے ساتھ بحرین بھجوایا۔ یہ واقعہ علامہ سیوطی کی روایت سے اس طرح نقل کیا گیا ہے کہ جب شیخ عبداللہ بحرین پہنچ گئے تو بحرین کے حاکم نے ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں حجرِ اسود کو اِن کے حوالہ کیا جانا تھا، تو ان کے لئے ایک خوش بودار، خوبصورت پتھر غلاف سے نکالا گیا کہ یہ حجرِ اسود ہے اسے لے جائیں۔

محدث عبداللہ نے فرمایا کہ نہیں! بلکہ حجرِ اسود میں دو نشانیاں ہیں اگر یہ پتھر اس معیار پر پورا اُترا تو یہ حجرِ اسود ہوگا اور ہم لے جائیں گے، پہلی نشانی یہ کہ پانی میں نہیں ڈوبتا ہے، دوسری یہ کہ آگ سے گرم بھی نہیں ہوتا۔

اب اس پتھر کو جب پانی میں ڈالا گیا تو وہ ڈوب گیا، پھر آگ میں اسے ڈالا تو سخت گرم ہوگیا یہاں تک کہ پھٹ گیا۔ فرمایا ہم اصلی حجرِ اسود کو لیں گے یہ ہمارا حجرِ اسود نہیں، پھر دوسرا پتھر نکالا گیا اس کے ساتھ بھی یہی عمل دہرایا اور وہ بھی پانی میں ڈوب گیا اور آگ میں گرم ہوگیا۔ فرمایا ہم اصل حجرِ اسود کو لیں گے، پھر اصل حجرِ اسود لایا گیا اور وہ آگ میں ڈالا گیا تو ٹھنڈا نکلا پھر پانی میں ڈالا گیا وہ پھول کی طرح پانی کے اوپر تیرنے لگا تو محدث عبداللہ نے فرمایا یہی ہمارا حجرِ اسود ہے اور یہی خانہ کعبہ کی زینت ہے اور یہی جنت والا پتھر ہے۔

اس وقت ابو طاہر قرامطی نے تعجب کیا اور کہا یہ باتیں آپ کو کہاں سے ملی ہیں؟ تو محدث عبداللہ نے فرمایا یہ باتیں ہمیں اپنے نبی ﷺ سے ملی ہیں کہ ''حجرِ اسود پانی میں نہیں ڈوبے گا اور آگ سے گرم نہیں ہوگا''۔ ابو طاہر نے کہا کہ یہ دین روایات سے بڑا مضبوط ہے۔
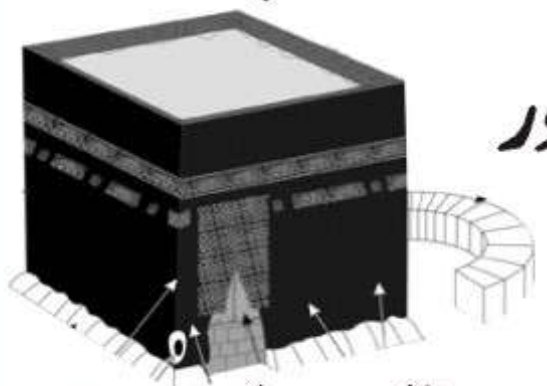
جب حجرِ اسود مسلمانوں کو مل گیا تو اسے ایک کمزور اونٹنی کے اوپر لادا گیا جس نے تیز رفتاری کے ساتھ اسے خانہ کعبہ پہنچایا، حجرِ اسود اس پر لادتے ہی اس اونٹنی میں زبردست قوت آگئی، اس لئے کہ حجرِ اسود اپنے مرکز بیت اللہ کی طرف جارہا تھا لیکن جب اسے خانہ کعبہ سے نکالا گیا تھا اور بحرین لے جارہے تھے تو جس اونٹ پر لادا جاتا وہ مرجاتا حتیٰ کہ بحرین پہنچنے تک چالیس اونٹ اس کے نیچے مرگئے۔

(درِ نایاب بحوالہ کتاب تاریخ مکہ)

مرسلہ: محمد نعمان فاروق، ڈومیلی

# ماں

**کلام: ذیشان گوہرؔ، ڈیرہ اسماعیل خان**

تیرے قدموں تلے میری جنت
تیری دعا سے میری قدر و قیمت
تجھے دیکھنے سے ملے دل کو راحت
ماں تیرے قدموں تلے میری جنت
تو نے مجھے بولنا بھی سکھایا
تو نے ہی مجھ کو لکھایا پڑھایا
تیرے ہی دَم سے میری شان وشوکت
ماں تیرے قدموں تلے میری جنت
لاکھوں میرے عیب دل میں چھپائے
ہر اک خوشی اپنی مجھ پر لٹائے
نہیں ماں سے بڑھ کر کوئی میری چاہت
ماں تیرے قدموں تلے میری جنت
راتوں کو اُٹھ اُٹھ کے مجھ کو سلاتی
نہ سوتا تو تُو مجھ کو لوری سناتی
ماں کی محبت بھی ہے کیا محبت
ماں تیرے قدموں تلے میری جنت
ممتا سے بڑھ کر نہیں کوئی سنگم
دامن میں اپنے سمیٹے میرے غم
یہی خاص گوہرؔ ہے رب کی عنایت
ماں تیرے قدموں تلے میری جنت

## بچوں کا علم و عمل

## وہ درخت کہاں گیا؟

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا انتقال ہوگیا۔ آپ کے پڑوس میں ایک یہودی کا مکان تھا، جب رات چھا گئی تو اس یہودی کے لڑکے نے اپنے والد سے پوچھا: ابا جان! ہمارے پڑوس والے مکان میں رات کو ایک درخت نظر آیا کرتا تھا جو آج مجھے دکھائی نہیں دیتا؟

باپ نے کہا: بیٹا! وہ درخت نہیں تھا، وہ مسلمانوں کے امام اعظم ابوحنیفہ تھے جو تمام رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کھڑے ہو کر گزار دیتے تھے آج ان کا انتقال ہوگیا ہے۔

**فائدہ:** درخت تو کٹ گیا لیکن اس درخت کی لکڑی کے بنائے گئے فرنیچر ابھی تک آفاقِ عالم میں اسی آب وتاب سے جلوہ نما ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ رہیں گے۔

مرسلہ: نوید احسن رسول، کالاباغ

از مدیر ماہنامہ علم و عمل لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درس حدیث

# دُعا کا رُکنِ اعظم کیا ھے؟

اور

## ہمارا رب تعالیٰ سے رویہ کیسا ہے؟

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ دُعا عبادت کا مغز و نچوڑ ہے۔ [ترمذی]

اور قرآن کریم کی سورۃ الغافر کی آیت 60 میں ہے "بے شک وہ لوگ جو میری عبادت کرنے (دُعا مانگنے) سے تکبر کرتے ہیں (یعنی دُعا نہیں مانگتے) وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے"۔

اِس آیت میں ایک تفسیر کے مطابق عبادت کے لفظ سے مراد یہاں دُعا ہے۔ [تفسیر مظہری 169/10 بحوالہ مسند احمد] معلوم ہوا کہ دُعا سے اعراض کرنا اور اللہ تعالیٰ جل شانہ سے نہ مانگنا بہت بڑا جرم ہے جس کی سزا جہنم ہے۔

اول تو ہم دُعا مانگتے ہی نہیں، اگر مانگتے بھی ہیں تو توجہ سے نہیں مانگتے، اگر توجہ سے بھی مانگ لیں تو وقت نہیں لگاتے جلدی جلدی ختم کر دیتے ہیں، اگر کچھ وقت لگا کر بھی مانگتے ہیں تو دُعا کے رُکنِ اعظم کے بغیر مانگتے رہتے ہیں۔ **دُعا کا سب سے بڑا رکن** عاجزی، انکساری، بے بسی محتاجگی، فقیری، شرمندگی الحاح وزاری سے دُعا مانگنا ہے۔ ہمارے دُعا مانگنے کا اسٹائل کچھ ایسا ہوتا ہے کہ جیسے ہم اپنے حقیقی خالق و مالک کو آرڈر جاری کر رہے ہیں۔ یا پھر شکوہ شکایت ہی کرتے رہتے ہیں کہ ہم مانگ مانگ کر تھک گئے ہیں دُعا قبول تو ہوتی نہیں۔ دُعا قبول کرانے میں **ایک شرط** یہ ہے کہ حرام لقمہ نہ کھایا ہو اور **دوسری** یہ کہ دُعا قبول کرانے میں جلدی نہ مچائے۔ **تیسری** یہ کہ غیر شرعی چیز یا غیر شرعی طریقہ سے دُعا نہ مانگئے۔ اور جلدی جلدی دُعا قبول کرانے کے لئے یہ بھی طریقہ اپنانا چاہئے کہ دوسروں کے لئے دُعا زیادہ کریں جو موجود نہ ہوں پھر اپنے حق میں دُعا جلد قبول ہوتی ہے۔ پھر **قبولیت کے اوقات** مثلاً رات کے آخری حصہ میں اور ہر فرض نماز کے فوراً بعد، سحری افطاری کے اوقات میں، جمعہ کے دن رات میں، سفر میں، بوقتِ تلاوت، بوقتِ بارش وغیرہ۔

**دُعا کی قبولیت کے مختلف درجات ہوتے ہیں:** کسی کی دُعا ہو بہو قبول ہو جاتی ہے۔ کسی کی کسی دُعا سے مصیبت ٹال دی جاتی ہے۔ کسی کی کسی دُعا سے گناہوں سے بچنے یا نیکی کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ کسی کی دُعا آخرت میں نیکیوں کا ذخیرہ بن جاتی ہے اور ہر دُعا میں یہ ضرور ہوتا ہے کہ بندہ کا اللہ تعالیٰ سے تعلق پہلے سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ یہ سب چیزیں مفید ہیں۔ غرض دُعا ایسی عبادت ہے کہ اس کے اول و آخر میں درود شریف پڑھا ہو یہ کبھی رد بھی نہیں ہوتی۔ مذکورہ بالا فائدوں میں کوئی نہ کوئی فائدہ ضرور ہوتا ہے۔ کسی کی کوئی دُعا کبھی رد نہیں کی جاتی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خوب عاجزی کے ساتھ خوب دُعائیں مانگنے کی توفیق عطا فرماویں آمین

ثم آمین یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

دُعا کی قبولیت کے لئے دُعا کا رُکنِ اعظم اور تین شرائط کا خیال رکھیئے۔ (ادارہ)

## جامعہ کے شب و روز

**آج کل کے حالات میں خالی وظیفوں سے کچھ نہ ہوگا**
**جب تک کہ اسی شمارہ کے اداریہ میں لکھے ہوئے کام نہ کیے جائیں**

(1) الحمدللہ ۱۸ شوال ۱۴۳۲ھ بمطابق 17 ستمبر 2011 بروز شنبہ (ہفتہ) کو جامعہ کے سرپرست حضرت مولٰنا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم کے بیان سے درجہ کتب کے تعلیمی سال کا آغاز ہوا (2) یکم اکتوبر اور 2 اکتوبر 2011 بروز شنبہ اور یک شنبہ (ہفتہ، اتوار) بسلسلہ لاہور کے تبلیغی اجتماع سالانہ مدرسہ میں دو دن تعطیل رہی (3) جامعہ عبداللہ بن عمر میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر 3 نومبر 2011 تا 21 نومبر 2011 تعطیلات کا اعلان کیا گیا جب کہ 18 نومبر 2011 رائے ونڈ کے عالمی تبلیغی اجتماع کی تین چھٹیاں بھی اندر شامل کردی گئیں ہیں (4) جامعہ عبداللہ بن عمر کی مسجد اشرف کی بالائی منزل کے شمالی، جنوبی، مشرقی برامدوں کی بقیہ تعمیر الحمدللہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔ جس میں خانقاہیں اور لائبریری شامل ہیں۔ (5) اعمالِ مغفرت نامی کتاب ستمبر 2011 کے درمیان میں منظرِ عام پر آنی تھی جو کہ بوجوہ چند دنوں کی معمولی تاخیر سے اکتوبر 2011 میں طبع ہوکر منظرِ عام پر الحمدللہ آچکی ہے۔ (6) گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی الحمدللہ مدرسہ میں گائے کی قربانی کا انتظام ہے۔ فی حصہ =/7000 روپے مقرر کیا گیا ہے، جو 5 نومبر تک جمع کرائے جاسکتے ہیں، کمی بیشی کا حساب بعد میں کردیا جاتا ہے۔ (7) دارالاقامہ (ہوسٹل) کی بلڈنگ پانچ یا سات منزلہ کی تعمیر شروع ہونے کے لئے قارئینِ کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

## مدرسہ کے اخراجات

درجۂ حفظ کے ایک طالب علم کا ماہانہ خرچ /500 روپے تقریباً

درجۂ حفظ کے ایک طالب علم کا سالانہ خرچ /6000 روپے تقریباً

درجۂ کُتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی ماہانہ خرچ /3500 (کھانا /2000، دیگر اخراجات /1500 روپے تقریباً)

درجۂ کُتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی سالانہ خرچ /31500 (کھانا /18000، دیگر اخراجات /13500 روپے تقریباً)

جامعہ کے 25 افراد (عملہ) کی تنخواہوں، طلباء کے کچن، یوٹیلٹی بلز سمیت مدرسہ کے ماہانہ کل اخراجات (تقریباً) ساڑھے سات لاکھ روپے ہیں۔

## مہر

مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی (30.618 گرام) یا اس کی بازاری قیمت۔ چاندی کا ریٹ چوں کہ مختلف ہوتا رہتا ہے اس لئے جس دن حساب کرنا ہو اس دن اپنے علاقہ سے ریٹ لے کر بازاری قیمت نکال لینی چاہیئے۔

آج کل 5 ہزار سے کم مہر نہ رکھنا چاہیئے۔

| | درہم | تولہ | گرام |
|---|---|---|---|
| چاندی کا نصاب | 200 | 52.5 | 613 |
| کم از کم مہر | 10 | 2.625 | 31 |
| مہرِ فاطمی | 500 | 131.25 | 1531 |

## پیارے بچّوں کے لئے پیارے نام

(1) محمد اسمرُ (2) محمد بَدر (3) محمد تمیم (4) محمد ثوبان (5) محمد جمیع

## پیاری بچّیوں کے لئے پیارے نام

(1) بَرزَہ (2) جمرہ (3) رُقیّہ (4) رائعہ (5) فارِعہ

**یہ نام انسانوں کے لئے رکھنے درست نہیں**

(1) میکائیل (2) عزرائیل (3) اسرافیل [شرح مسلم النووی 207/2]